باسمہ تعالیٰ

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

برگِ ثنا

شاعر

مفتی ندیم سلطانپوری

ناشر

مولانا ارشاد احمد مصباحی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	برگِ ثنا
شاعر	:	مفتی ندیمؔ سلطان پوری
کمپوزنگ	:	محشرؔ بریلوی
پروف ریڈنگ	:	مفتی ندیمؔ سلطان پوری
طباعت	:	قادری پریس لکھنؤ
سنہ اشاعت	:	اشاعت اول ستمبر ۲۰۲۰ء
صفحات	:	۲۰۰
تعداد	:	۴۰۰
قیمت	:	۲۰۰ روپے
ناشر	:	مولانا ارشاد احمد مصباحی

ملنے کا پتہ

1۔ مفتی ندیم سلطان پوری رابطہ نمبر: 9889011285

2۔ محمد احسن القادری مام پور دھمور سلطان پور رابطہ نمبر: 9889011285

3۔ ڈاکٹر ناظم فاروق قادری تیلی باغ، لکھنؤ رابطہ نمبر: 8534041142

شرفِ انتساب

میں اپنے مجموعہ کلام برگ ثنا کو
اپنے والدین کریمین اور مرشدی حضور تاج الشریعہ
مفتی محمد اختر رضا قادری از ہری علیہ الرحمہ کے نام معنون
کرتا ہوں جن کے فیضانِ کرم نے مجھے
علم و فن کا شعور بخشا

ندیمؔ سلطان پوری

☆☆☆☆☆

تعارفی خاکہ

نام : محمد ندیم رضا
تخلص : ندیمؔ سلطان پوری
ولدیت : کریم اللہ انصاری
تاریخ پیدائش : 2 جنوری 1982ء
تعلیم : حفظ وقرأت، عالمیت وفضیلت، مشق افتا
سنہ فراغت : 2007ء
آغاز شاعری : 2002ء
استاد : استاذ الشعرا حضرت اجمل سلطان پوری
پتہ : نور پور مام پور پوسٹ دھمّور ضلع سلطان پور، اتر پردیش (انڈیا)
رابطہ نمبر : 9889011285

اظہار تشکر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ رب العزت کا فضل و کرم اور اس کے حبیب ﷺ کی عنایت ہے کہ مجھ جیسے بے مایہ کو نعت گوئی جیسی بے بہا دولت ملی یہ بتاتے ہوئے مجھے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میرا نعتیہ دیوان" برگ ثنا" جو پہلی بار زیورطبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آرہا ہے امید کہ آپ قارئین پڑھ کر اپنی نیک دعاؤں سے نوازیں گے۔

یوں تو میں نے شاعری کا آغاز ۲۰۰۲ء سے کیا مگر علم عروض سے ناواقفیت کی بنا پر باضابطہ شاعری نہیں ہو پاتی تھی یہ سلسلہ یونہی جاری رہا ۲۰۰۷ء میں رونق سلطان پوری صاحب کی اصلاح کے ساتھ ایک مختصر سا مجموعہ بنام" باران رحمت" شائع ہوا۔ پھر استاذ الشعرا مرحوم اجمل سلطان پوری صاحب سے رابطہ ہوا ان سے کچھ کلاموں کی اصلاح لیا آپ نے لکھنے کی اجازت دے دی لکھتا رہا اور فیس بک پر ڈالتا رہا اسی درمیان غالبا ۲۰۱۵ / ۱۶ء میں حضرت سید شارق خالدی صاحب قبلہ شاہ جہاں پوری سے رابطہ ہوا ان کے ذریعہ سے واٹس ایپ نعتیہ گروپس سے جڑا مثلا بزم سادات، بزم شعر و سخن، محفل مشاعرہ، بزم شعر و ادب، بزم حسان کلکتہ، بزم حسان ڈاکٹر منصور فریدی صاحب، ان بزموں سے کافی کچھ سیکھنے کو ملا اور شاعری میں نکھار آتا گیا۔ بہت سے رفقاء ہیں نام بنام ذکر کرنا خاصہ مشکل ہے میں سب کا شکر گزار ہوں اللہ تعالی میرے سبھی رفقاء کو سعادت دارین سے مالا مال فرمائے آمین۔

اسے منظر عام پر لانے میں خاص تعاون حضرت مولانا ارشاد احمد مصباحی صاحب قبلہ دھور بازار سلطان پور کا ہے جنھوں نے اپنے والد گرامی مرحوم و مغفور الحاج حفیظ اللہ انصاری (چودھری) کے ایصال ثواب کے لیے مالی تعاون کیا اللہ تعالی ان کے والد گرامی

کی مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔

میں خصوصی طور پر شکر گزار ہوں جدالشعراء حضور سید امجد ربانی صاحب قبلہ مصباحی آستانہ ربانیہ جبل پور شریف اور عطائے آل رسول حضرت علامہ ڈاکٹر منصور فریدی صاحب قبلہ گیا بہار، صدرالشعراء حضرت علامہ ڈاکٹر ناظم فاروق صاحب قبلہ بریلوی، حضرت علامہ الحاج وصال اعظمی صاحب قبلہ مصباحی اور کرم فرما فخر صحافت حضرت قاری نورالھدی صاحب قبلہ مصباحی گورکھپوری کا کہ جنھوں نے اپنی گراں قدر تقریظات سے میرے نعتیہ دیوان" برگ ثنا" کو معتبر اور مستند کیا اللہ تعالی اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ان حضرات کے سایے کو تا دیر قائم و دائم رکھے اور میرے والدین کریمین مرحوم کریم اللہ انصاری اور مرحومہ قریشہ بیگم کے لیے میری اس کاوش کو ذریعۂ نجات اور میرے لیے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکر گزار

گدائے درِ تاج الشریعہ ندیم سلطان پوری

خطیب و امام نوری مسجد بگہہ، سلون، ضلع رائے بریلی

دعائیہ کلمات

الحمد لحضرۃ الجلالہ والنعت لقاسم العطایا وبعد

صاحب مسند افتاء، ادیب شہیر، شاعر خوش فکر علامہ مفتی محمد ندیم رضا ندیم سلطان پوری زید مجدہ کا نعتیہ دیوان، نگاہوں کو نور، دل کو سرور بخش رہا ہے۔ روایت نعت کے ساتھ جدت کی بھی ہم آہنگی ہے۔ بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قلبی لگاؤ، عشق بے پناہ، وارفتگیٔ شوق، خود سپردگی، اشعار سے جا بجا مترشح ہے، اور بلاشبہہ یہی وہ عناصر ہیں جو نعت کے سعادت مند کو صحیح معنی میں ثنا کار بناتے ہیں۔

بزم حسّان کے توسط سے مجھے مفتی صاحب کو پڑھنے اور ان کے زاویہ نگاہ کو سمجھنے کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں، جن کے ذریعہ ان کی تہہ دار شخصیت بھی ہر دم بہ لباس دگراں یار برآمد کی صورت اجاگر ہوتی رہتی ہے، جس کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ موصوف ایک صالح، سعید، حق گو، حق پسند، انسان ہونے کے ساتھ ساتھ بحر عشق رسول کے غواص بھی ہیں۔ اس کے پس منظر میں ان کی تعلیم، تربیت، صحبت یا کسی رند مست نبی کی نسبت بھی ہو سکتی ہے، اور اسی کی برکت سند قبول کے طور ان سے خدمت نعت لیتی ہے، ان کی نعتیہ خدمات کا شاہکار بشکل دیوان ہمارے سامنے ہے۔ مولیٰ تعالی شرف قبولیت بخشے۔ اسیران زلف رسول کے جذبات کا عکاس بنے، اور سرکار اس کی جزا خود اپنے ہاتھوں عنایت فرمائیں آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

دعا گو

فقیر قادری گدائے ربانی اسیر مسیح ملت

سید امجد ربانی مصباحی عفی عنہ

کلماتِ تشجیع

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

شاعری ہر پڑھے لکھے انسان کے بس کی بات نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسبی ہے بلکہ وہبی ہے اس میں انسان کی اپنی کارفرمائی صرف یہ ہے کہ اپنے مفہوم کو پیش کرنے کے لیے الفاظ کے انتخاب میں کیسی ہوش مندی اور مستعدی دکھاتے ہیں نیز پرواز فکر کیسی ہے افکار و تخیلات کے لیے مطالعے کی عادت کتنی ہے علمی استحضار و استنباط میں کیسی کشادہ قلبی ہے اسلوبیاتی سطح پر سہل پسندی ہے یا مشکل پسندی جس سے شاعر کی شناخت بنتی اور بگڑتی بھی ہے۔

مفتی ندیم رضا سلطان پوری اس سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں جس کا نام ہوش سنبھالتے ہی سنتا آیا ہوں اور اتفاق سے جس حوالے سے سنتا آیا ہوں جس شخصیت کے حوالے سے، مفتی صاحب انھی کے شاگرد رشید اور وارث فن شاعری بھی ہیں میری مراد استاد الشعرا مرحوم اجمل سلطان پوری صاحب سے ہے۔خیر جب مفتی ندیم رضا صاحب کا نام سنا تو مجھے اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔شاعری کی رمق ،سلاست و بلاغت ،فصاحت و ملاحت اسلوب نے مجھے حیرت انگیز طور پر متاثر کیا ہے بلکہ ایک عہد کو۔

آپ زود نویس اور خوش نویس و خوش مزاج طبیعت کے مالک ہیں۔نعت و منقبت کی پگڈنڈیاں ان کے لیے شاہ راہ کا درجہ رکھتی ہیں۔تعلیماتِ قرآن و حدیث سے مزین اشعار یہ بتاتے ہیں کہ میں کسی سقم کا شکار نہیں اسلوبیاتی سطح پر میں انھیں ترسیل کا شاعر کہتا ہوں صاف ستھری زبان میں اپنی بات رکھنے کا ہنر انھیں استاد سے ورثے میں ملا ہے۔

”برگ ثنا“ ان کی کاوشوں کا ایک نمونہ ہے ورنہ کلام تو اتنے ہیں کہ ایک ضخیم کتاب

سامنے آسکتی ہے۔ان کے اشعار میں زور بیان قدرت کلام کا نادر نمونہ موجود ہے جو اہل فن کی نگاہ بصیرت سے دور نہیں۔خدا کی بارگاہ میں دعا ہے ان کی اس کاوش اول کو اتنی پذیرائی ملے کہ بہت جلد قرطاس پر بھی سامنے آجائے کتابی شکل میں۔

اشعار کا انتخاب میرے لیے مشکل ہے کیوں کہ ان کے تمام اشعار اچھے ہیں آپ برگ ثنا پڑھ کر میری تصدیق فرمائیں اور مداح رسول کو نواز کر سنت رسول ادا فرمائیں۔

دعا گو

عطائے آل رسول،ادیب ربّانی

ڈاکٹر منصور فریدی

مقامِ مدح وثنا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

نعت گوئی بڑا نازک فن ہے اسی لیے اسے تلوار کی دھار کے مترادف قرار دیا گیا ہے کیوں کہ نعت میں اگر تھوڑا سا بھی غلو ہو تو اِس کے ڈانڈے الوہیت سے جا ملتے ہیں جو شاعر کے خرمن ایمان کو جلا کر خاک، اور اس کی آخرت کو برباد کر دیتے ہیں۔ اس لیے نعت کہنے اور سننے کے لیے اُن آداب کا التزام شرطِ لازم کی حیثیت رکھتا ہے جن کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ آج کی نعت اپنے مرکزی موضوع یعنی مدحِ رسول سے پھیل کر کائنات بھر کے مسائل کو محیط نظر آتی ہے۔ جیسے جیسے زمانہ ترقی کر رہا ہے اور نئے نئے سائنسی انکشافات ہو رہے ہیں ویسے ویسے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور آپ کی تعلیمات کے اثرات انسانی تہذیب و معاشرت اور تاریخ و سیاست پر نمودار ہو رہے ہیں۔ عصرِ حاضر میں انسانی مساوات، مؤاخات اور آفاقی تصورات کے جو چرچے ہو رہے ہیں اور انسانی ترقی جو منزلیں طے کرتی نظر آ رہی ہے اس کے پس منظر میں نبی کریم علیہ الصلاۃ و التسلیم ہی کی اعلیٰ شخصیت اور روشن تعلیمات کارفرما ہیں۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمیشہ اسیرانِ زلفِ یار کا وتیرہ رہا ہے جنھوں نے نعت گوئی کے فن کو خونِ جگر سے سیراب کر کے اہل محبت کے ایمان و عقیدہ اور قلوب و اذہان کو جلا بخشی اور سرمدی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی برگِ ثنا ہے جو کہ رفیق گرامی حضرتِ علامہ مفتی ندیم سلطان پوری صاحب کا نعتیہ دیوان ہے جسے انھوں نے بہت ہی عرق ریزی اور محنت سے تخلیق کر کے مرتب کیا یہی ان کا سرمایۂ حیات ہے۔ قابل مبارک باد ہیں موصوف، جنھوں نے نعتیہ دیوان تخلیق کر کے ایک قابل فخر کارنامہ انجام دیا ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک پیغام دیا ہے کہ نعتِ مصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا فن ہے کہ جس میں ہمیشہ سے طبع آزمائی ہوتی رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ان شاء اللہ تعالی اور ثنا خوانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس میدان میں حبِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ جلاتے رہیں گے۔

محبِّ گرامی مفتی ندیم سلطان پوری صاحب نے نہایت اسلوبِ فن کے ساتھ بڑے ہی اچھوتے انداز میں اشعار کہے ہیں جن کو پڑھ کر قارئین محظوظ ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ نعت کے اشعار نہایت سہل اور سلیس انداز میں کہے گئے ہیں تاکہ قارئین کو سمجھنے میں کوئی دشواری لاحق نہ ہو اور وہ بھرپور فائدہ اٹھاسکیں۔

مفتی ندیم سلطان پوری صاحب انتہائی مخلص، انکسار المزاج اور بااخلاق ہیں۔ مفتی صاحب کے یہاں فکر کی پاکیزگی ایک خاص پہلو رکھتی ہے بلکہ عشق ومحبت کا اظہار جو نعت کی روح کہلاتا ہے۔ مفتی صاحب کی نعتیں سوز وگداز اور کیف وسرور کا روپ لیے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح غزل کا موضوع غم بھی ہے اسی طرح نعت نگاروں کے یہاں غمِ رسول بھی ہے کیوں کہ حسن کی شوخی اور عشق کا ایثار، غم کے جذبات کو جنم دیتے ہیں اور اُن چاہتوں میں کیف وسرور کی لہر بھی ہوتی ہے جو زندگی کی متاعِ عزیز کہلاتی ہے مفتی صاحب کے اشعار میں یہ عشق ومحبت کی روجب درآتی ہے تو سرورِ غم عطا کرتی ہے اور سامع مسحور ہوتا چلا جاتا ہے ان کے اشعار کی رنگینی اور دل پر اثر انداز ہونے والی کیفیت کا اندازہ آپ برگِ ثنا کے مطالعے سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔

عدیم الفرصتی کے سبب ناچیز مکمل دیوان کا مطالعہ تو نہ کرسکا البتہ جہاں جہاں بھی نظر پڑی فکری، فنی، شعری اور ہر لحاظ سے بہت خوب پایا۔ خلاصۂ کلام کے طور پر یہ نعتیہ دیوان بہت ہی عمدہ ونفع بخش اور قابل قدر ہے۔ میں اہلِ ذوق اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے سچی عقیدت ومحبت رکھنے والوں کو برگِ ثنا کے مطالعے کی دعوت دیتا ہوں۔ اللہ تبارک و

تعالیٰ مفتی صاحب قبلہ کو اس کی بہتر سے بہترین جزا عطا فرمائے اور روزِ حساب ذریعۂ نجات بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دعا گو

ڈاکٹر ناظم فاروق قادری

ڈائریکٹر انٹرنیشنل محافظ ادب فاؤنڈیشن بریلی الہند

تاثر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیاے شعروادب میں ایک معتبر و مستند نام فاضل گرامی حضرت مولانا ندیم رضا صاحب ندیم سلطان پوری کا بھی ہے مولانا ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر ہیں ان کے کئی ایک مجموعے مرتب ہو چکے ہیں مگر ہنوز کوئی مجموعہ زیور طبع سے آراستہ نہ ہوسکا" برگ ثنا" مولانا کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو پہلی بار نیے رنگ و آہنگ کے ساتھ منظر عام پر آرہا ہے اس کے مطالعے سے قارئین کو موصوف کے حسن بیان، نگاہوں کی دور رسی، شعور کی پختگی، تخیل کی بلند پروازی اور شگفتگی کا بھر پور اندازہ ہوگا حقیقی شاعری وہی ہے جو روح کو تڑپا دے اور قلب کو گرمادے یہ چیز ہمارے ممدوح ندیم صاحب کی شاعری میں ملے گی مولانا ایک ذی استعداد عالم دین ہیں اس لیے ان کا کلام شرعی قباحتوں سے پاک ہوتا ہے مولانا ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواہ کیے بغیر سلامت روی کے ساتھ اپنے شعری سفر کو جاری رکھے ہوے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خداے بخشندہ

موصوف بہت ہی منکسر المزاج، بلند اخلاق اور شیریں گفتار ہیں برسوں سے میرے ان سے گہرے مراسم ہیں کبر و نخوت سے ان کا دامن حیات آلودہ نہیں ہوا ہے۔فاضل محترم کو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔آپ تمام اکابر و مشائخ سے سچی عقیدت رکھتے ہیں خصوصیت کے ساتھ مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ سے بے پناہ عقیدت و محبت ہے۔

خدا جنوں کا ترے سلسلہ دراز کرے

رب کریم اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ندیم صاحب کے اس تازہ

ترین مجموعے" برگ ثنا" کو قبول فرما کر ان کے لیے اور ان کے والدین کریمین کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعا گو

وصال اعظمی

۸ صفر ۱۴۴۲ھ ۲۷ ستمبر ۲۰۲۰ یوم یک شنبہ

تاثر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمدللہ اس وقت میری نظروں کے سامنے حضرت علامہ ندیم سلطان پوری مصباحی صاحب کا نعتیہ دیوان" برگ ثنا" موجود ہے جو نگاہ وقلب کو سرور بخش رہا ہے موصوف ایک قادرالکلام شاعر ہیں خاص کر نعت شریف کہنے میں ملکہ حاصل ہے حالانکہ نعت گوئی کوئی معمولی کام نہیں مگر جس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فضل و کرم ہو اس کے لیے مشکل راہ بھی آسان ہو جاتی ہے۔ مجھے جب بھی آل انڈیا ریڈیو اردو سروس گورکھ پور میں شعری نشست میں شرکت کرنے کی دعوت ملتی ہے اور مصروفیات کی بنا پر کلام نہیں کہہ پاتا تو موصوف سے رابطہ کرتا ہوں آپ فوراکوئی تازہ کلام لکھ کر پیش کر دیتے ہیں اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا ہی کہیں کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت علامہ ندیم سلطان پوری صاحب مصباحی شعراے اہل سنت میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں میری اس بات کی تصدیق ان کا یہ نعتیہ دیوان کرتا نظر آرہا ہے آپ بھی پڑھیں اور دلی فرح وسرور حاصل کریں دعا گو ہوں کہ مولا تعالی اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل موصوف کو سعادت دارین سے مالا مال فرمائے اور ان کے اس نعتیہ دیوان کو مقبول انام بنائے۔آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

دعا گو

نورالھدی مصباحی گورکھپوری

خادم التدریس سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور مہراج گنج

ردیف ا

حمد باری تعالیٰ

ہے یہی میرا مدعا مولا
سن مرے دل کی التجا مولا

اپنے محبوب کے وسیلے سے
بخش دے میری ہر خطا مولا

جب بھی بیماریاں مجھے گھیریں
خاکِ طیبہ بنے دوا مولا

گرمیِ حشر سے جو تن جھلسے
ان کے دامن کی دے ہوا مولا

جان و دل اور مال و دولت سب
شاہِ طیبہ پہ ہوں فدا مولا

ایسا علم و ہنر عطا کر دے
حمد تیری لکھوں سدا مولا

نور ان کا سمائے آنکھوں میں
نور جن کا ہے جا بہ جا مولا

جنتیں سب نثار ہیں جس پر
اب تو وہ در مجھے دِکھا مولا

بحرِ غم میں پھنسی ہے ناؤ مری
اسے ساحل سے اب لگا مولا

کر دے کردار کا مجھے اچھا
پنجتن کا ہے واسطہ مولا

جس سے شاہ مدینہ راضی ہوں
ایسا طرزِ ادب سکھا مولا

جسم میں باقی جاں رہے جب تک
سیدھا رستہ مجھے چلا مولا

جن پہ تیرا غضب ہوا نازل
ان کے رستے پہ مت چلا مولا

درِ سرکار ﷺ ہو مرا سر ہو
روح تن سے ہو یوں جدا مولا

تیرا بندہ ندیمؔ عاصی ہے
نیک بندہ اِسے بنا مولا

☆☆☆☆☆

ﷺ

نظامِ خوش نما ہوا ہر ایک کا بھلا ہوا
جہاں میں جس گھڑی ظہورِ ابنِ آمنہ ہوا

جہاں گیا "زبر" رہا نہ کوئی "زیر" کر سکا
کرم مرے حبیب کا جسے جسے عطا ہوا

سمجھ سکے گا کیا بھلا نبی کا کوئی مرتبہ
جبینِ جبرئیل سے ہے تلوا جب لگا ہوا

نبی کا نام لیوا ہوں، یقین میں یہ رکھتا ہوں
مجھے وہ در دکھائیں گے غریب ہوں تو کیا ہوا

حصولِ بندگی وہی اصولِ زندگی وہی
کہ جن کے واسطے ہے یہ جہانِ کل سجا ہوا

کلی دلوں کی کھل اٹھی زبانِ کفر سل اٹھی
رسولِ رحمت آگئے ستم کا خاتمہ ہوا

خدا کا مست ہو گیا وہ معرفت سے جا ملا
جسے بھی جام مل گیا رسول کا بچا ہوا

نکھار ہے پھبن پھبن بہار ہے چمن چمن
اسی کے دم قدم سے ہاں جو سب کا پیشوا ہوا

وہ غیر ہوں کہ اپنے ہوں سبھی کے پورے سپنے ہوں
درِ حبیب کبریا ہے رات دن کھلا ہوا

ہوئی جو چشم ان کی وا، تو نام شاہ انبیا
صفی نے دیکھا خلد میں جگہ جگہ لکھا ہوا

وہ واصل خدا ہوا فنا سے مل گئی بقا
ندؔیم دیں کی راہ میں جو کوئی بھی فنا ہوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ آئے تو مٹی تیرگی میرے آقا
دہر میں آپ سے ہے روشنی میرے آقا

مرحبا شان ہے یوں آپ کی میرے آقا
جس کو بھی چاہیں کریں جنتی میرے آقا

فرش تا عرش علی فضل خداوندی سے
چلتی ہے آپ کی شاہنشہی میرے آقا

لمس حاصل ہو اگر دست مبارک کا تو
تیغ بن جاتی ہے پھر شاخ بھی میرے آقا

ہو اشارہ تو ابو جہل کی مٹھی میں بھی
آپ کا کلمہ پڑھے کنکری میرے آقا

بخدا جتنے گدا گر ہیں تمھارے در کے
رکھتے ہیں قدموں میں وہ خسروی میرے آقا

نفس کا تزکیہ یوں آپ نے فرمایا ہے
مردہ جسموں میں بھی جان آ گئی میرے آقا

پڑھ کے قرآن مقدس سے مجھے معلوم ہوا
تیری مدحت کی نہیں حد کوئی میرے آقا

غیر ممکن ہے کہ لکھ پائے کوئی نعت ندیمؔ
جو نہ شامل ہو رضا آپ کی میرے آقا

☆☆☆☆☆

ﷺ

زمیں مہکی سماں مہکا زمن مہکا چمن مہکا
محمد مصطفےٰ ﷺ آئے تو میدانِ سخن مہکا

کھلا ہے پھول انصار و مہاجر میں اخوت کا
مرے آقا کی آمد سے مدینے کا چمن مہکا

معطر جن کی خوشبو سے جہاں کا گوشہ گوشہ ہے
جو گذرے وہ شبِ اسرا تو پھر چرخ کہن مہکا

دیا جب اس کے ہاتھوں میں رسول اللہ نے پرچم
اٹھا شیرِ خدا تو بن کے پھر خیبر شکن مہکا

نہ بھولیں گے کبھی دیوانے قربانی تری شبیر
کہ تیرے دم سے ہے سرکار کا دین حسن مہکا

زمانہ دیکھ لے فیضان اک ماں کی دعاؤں کا
نبی کے عاشق صادق سے ہے پورا قرن مہکا

زمانہ کہتا ہے جن کو عطاے سرورِ عالم ﷺ
انھی کے دم قدم سے آج ہے میرا وطن مہکا

ملا فیضان اس کو خوشبوئے نعتِ نبی کا یوں
بریلی کا رضا بن کر شہنشاہِ سخن مہکا

ندیمؔ آقا کی نعتِ پاک کی خوشبو سے تو اپنا
دہن مہکا سخن مہکا بدن مہکا چلن مہکا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شیدا ہے جو بھی مظہرِ ربِ کریم کا
مژدہ ہے اس کے واسطے باغِ نعیم کا

عیدِ سعید پر یہ سبق آپ نے دیا
رکھنا خیال مؤمنو! ہر اک یتیم کا

قطرہ جو کوئی مانگے تو دریا بہائے وہ
انداز یوں نرالا ہے میرے کریم کا

میں مان لوں یہ کیسے کہ وہ غیب داں نہیں
جو جانتا ہے راز ''الف'' ''لام'' ''میم'' کا

مہکا ہوا ہے سارا جہاں اس لیے حضور!
ہے گل فشاں چراغ تمہارے حریم کا

اس کے ہی قبضے میں ہیں خزانوں کی کنجیاں
مہمان جس کو کہتے ہیں عرشِ عظیم کا

للہ اپنے دامن رحمت میں لیجیے
کھلنے لگا ہے جرم شہا! اب ندیمؔ کا

☆☆☆☆☆

ردیف ب

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نائب رحمان ہیں شاہ عرب
کل جہاں کی جان ہیں شاہ عرب

ہو نہ پائے ہم سے جس کا شکر ادا
رب کا وہ احسان ہیں شاہ عرب

ہیں اگر موسیٰ کلیم اللہ تو
عرش کے مہمان ہیں شاہ عرب

لفظ جو نکلے دہن سے آپ کے
لؤلؤ و مرجان ہیں شاہ عرب

جب بھی چاہیں وہ بدل دیں حکم کو
صاحب فرمان ہیں شاہ عرب

آپ کا خطبہ پڑھے قرآن پاک
آپ یوں ذی شان ہیں شاہ عرب

آپ فریادیں سبھی کی سنتے ہیں
رکھتے ہم ایمان ہیں شاہِ عرب

شاخ کو تلوار ہوتے دیکھ کر
سب کے سب حیران ہیں شاہِ عرب

برملا اعلان ایماں جو کریں
بوذر و سلمان ہیں شاہِ عرب

ہر قدم پر جو کرے دولت نثار
آپ کے عثمان ہیں شاہِ عرب

جامی و رومی غزالی و رضا
آپ کے مستان ہیں شاہِ عرب

نعت گوئی میں ہمارے رہنما
ہند کے حسان ہیں شاہِ عرب

سارا عالم مہکا مہکا ہے ندیمؔ
گل نہیں گلدان ہیں شاہِ عرب

ﷺ

لائے تشریف جس دم رسالت مآب
کھل اٹھے پھر جہاں میں خوشی کے گلاب

چپ ہیں یوں جیسے منہ میں زباں ہی نہیں
فُصَحائے عرب سن کے تیرا خطاب

پانی میٹھا ہوا اور دکھتی آنکھیں ہوں ٹھیک
ہے شفا بخش و شیریں نبی کا لعاب

پھیکی پڑ جائے شمس و قمر کی ضیا
ماہِ طیبہ کا رخ ہو اگر بے نقاب

سامنے سیرت مصطفےٰ رکھ کے روز
زندگی کا کیا کیجیے احتساب

جب علی کو نبی کی حمایت ملی
توڑ کر رکھ دیا تنہا خیبر کا باب

وہ کریں حکم تو ٹکڑے ہو جائے چاند
اور نکل آئے ڈوبا ہوا آفتاب

ابرو و چشم و بینی و رخسار و لب
میرے آقا کا ہر عضو ہے لاجواب

راہِ حق میں لٹاتے ہیں جو اپنی جان
بخشے جاتے ہیں وہ بے حساب و کتاب

داغ عشق نبی لے کے چلیے ندیمؔ
قبر میں ہوں گے آساں سوال و جواب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سارے جہاں کا پہلے تھا بگڑا ہوا نصیب
آئے جہاں میں آپ تو اچھا ہوا نصیب

یہ ان سے عشق اور محبت کا فیض ہے
اصحاب مصطفٰے کا جو اونچا ہوا نصیب

دیدار مصطفٰے کا کیا جب عمر نے تو
پل بھر میں ہی سنور گیا پھوٹا ہوا نصیب

مرنا ہے سب کو ایک نہ اک دن کہیں ضرور
وہ خوش نصیب ہے جسے طیبہ ہوا نصیب

یوں تو رسول اور نبی ہیں بہت مگر
دیدار بس انھی کو خدا کا ہوا نصیب

اس کو نصیب ہو گئی دارین کی خوشی
جس کو تمھاری یاد میں رونا ہوا نصیب

پھر اس کو مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی
جس کو رسول پاک کا صدقہ ہوا نصیب

عصیاں سے پاک ہو کے وہ مومن گیا ندیمؔ
مرنے کے وقت جس کو بھی کلمہ ہوا نصیب

☆☆☆☆☆

ردیف پ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ساری خلقت کی ابتدا ہیں آپ
ساری عظمت کی انتہا ہیں آپ

فخرِ آدم، بشارتِ عیسیٰ
اور براھیم کی دعا ہیں آپ

آپ کی پیروی رضائے خدا
مصطفےٰ اور مجتبیٰ ہیں آپ

کل جہاں چاہتا ہے اس کی رضا
اور اللہ کی رضا ہیں آپ

مقتدی جملہ انبیاء و رسل
یا نبی ان کے مقتدیٰ ہیں آپ

کیا سمجھ پائے کوئی رتبہ، جب
عقلِ انساں سے ماوریٰ ہیں آپ

ساری خلقت ہے آپ کے تابع
ساری خلقت کے بادشہ ہیں آپ

اس لیے آپ پر عیاں سب ہے
محرمِ رازِ کبریا ہیں آپ

کیوں نہ مانگے ندیم آپ سے، جب
قاسمِ نعمتِ خدا ہیں آپ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑی ہے جس پہ بھی مکے کے آفتاب کی دھوپ
پڑے گی اس پہ نہ ہرگز کبھی عذاب کی دھوپ

بجھے بجھے سے فصیحانِ وقت کے ہیں چراغ
کھلی ہے صحنِ سخن میں ترے خطاب کی دھوپ

نکھار آتا تھا پڑتی تھی جب کہ کلیوں پر
بڑے کمال کی تھی واللہ آں جناب کی دھوپ

وہ عاصیوں کو جو لے لیں گے اپنے دامن میں
بگاڑ پائے گی کچھ بھی نہ آفتاب کی دھوپ

حضور! کیجیے للہ سایۂ رحمت
کھلے ہیں جرم بہت سخت ہے حساب کی دھوپ

سنبھال خود کو عمل کر نبی کی سیرت پر
جلا نہ ڈالے کہیں تجھ کو یہ شباب کی دھوپ

ندیؔم ہوتا گیا وہ زمانے میں ممتاز
پڑی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جس پر بھی انتخاب کی دھوپ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جفا کو جس نے کیا تارتار، ان کی ذات
سبھی کو جس نے کیا باوقار، ان کی ذات

جو کائنات کے ہیں غم گسار ان کی ذات
گدا کو کرتے ہیں جو تاجدار ان کی ذات

حصولِ نعمتِ پروردگار ان کی ذات
صحابہ جن پہ ہوے جاں نثار ان کی ذات

گزر ہو ان کا تو خوشبو سے راستے مہکیں
قسم خدا کی ہے یوں مشکبار ان کی ذات

وہ جو ہیں دافعِ رنج و بلا یقیناً، ہے
دوائے دردِ وغمِ روزگار ان کی ذات

وہی جو راحتِ قلب و سرورِ سینہ ہیں
ہے عاصیوں کے لیے اشک بار ان کی ذات

ہے کون باعثِ تخلیقِ کل جہاں بولو !؟
مطافِ قدسی ہے جن کا مزار ان کی ذات

زبان کھول دے سائل اگر ذرا سی بھی
عطائیں کرتی ہے پھر بے شمار ان کی ذات

الٰہی! بھیجوں درود و سلام خوب ان پر
مری لحد میں ہو جب جلوہ بار ان کی ذات

ندیمؔ لے کے چلیں گے ملک جو سوئے جحیم
ہمیں بچائے گی روزِ شمار ان کی ذات

☆☆☆☆☆

ﷺ

ذاتِ سرکار ﷺ ہے آفتابِ حیات
اور اسی سے منور ہے بابِ حیات

بخشی اس نے ہی مردہ دلوں کو جِلا
جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات

جس گھڑی جانِ جاناں کی آمد ہوئی
کھل اٹھے پھر سبھی کے گلابِ حیات

لائے ایمان ان پر جو صدیق تو
ہوگیا ان کا روشن شبابِ حیات

حکم سرور نہ مانا منافق نے تو
کر دیا خود عمر نے حسابِ حیات

خود بہ خود ہوگا مائل بہ نیکی یہ دل
کر لیا کیجیے احتسابِ حیات

یا الٰہی! رہیں روبرو مصطفےٰ ﷺ
بند ہونے لگے جب کتابِ حیات

دیدِ سرور کو کب تک تڑپتے رہیں
یاالٰہی! ہٹے اب حجابِ حیات

جو شہیدانِ راہِ خدا ہیں ندیمؔ
ان کو دیتا ہے قرآں خطابِ حیات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زنورِ ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہان تابانَ ست
بیانِ ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیانِ قرآنَ ست

ولاے سید کونین جانِ ایمانَ ست
بدیں سبب بروعالم بہ جان قربانَ ست

مثالِ بینیَ و رخسار و لب نہ دندانَ ست
کہ ایں قدرتن پاک حضور ذیشانَ ست

غلامِ شاہِ مدینہ حبیب رحمانَ ست
عدوے شاہِ مدینہ رفیق شیطانَ ست

حبیب خالق کونین ہست مالکِ کل
گداے بارگہش بادشاہ وسلطانَ ست

مقام و مرتبۂ آں زعقل بالاتر
کہ ذاتِ حضرتِ روحُ الامین دربانَ ست

بکن ثنائے حبیبِ خدا ندیمؔ رضا
بروزِ حشر برائے نجات سامانَ ست

☆☆☆☆☆

ردیف ٹ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اگر دیکھ لے آدمی ان کی چوکھٹ
تو کر دے اسے جنتی ان کی چوکھٹ

نہیں کرتی محروم سائل کو ہرگز
جو نبیوں کے بھی ہیں نبی ان کی چوکھٹ

مٹا کر دل و ذہن سے ساری ظلمت
عطا کرتی ہے روشنی ان کی چوکھٹ

جہاں کے نظاروں کی مت بات کیجے
کہ پیشِ نظر ہے ابھی ان کی چھوکٹ

جو رتبے میں سارے بڑوں سے بڑے ہیں
ہمارے لیے ہے بڑی ان کی چوکھٹ

تو رتبے میں اعلی ہے ہفت آسماں سے
ترے دل پہ ہے پرتھوی ان کی چھوکٹ

نظر جو پڑے تو ہٹائے نہ زائر
کہ رکھتی ہے وہ دل کشی ان کی چوکھٹ

جنھیں رب نے بخشے ہیں سارے خزانے
ہیں وہ بھی سخی اور سخی ان کی چوکھٹ

انھیں حکم ہے "لا تنہر" کا، کسی کو
نہ محروم رکھے کبھی ان کی چوکھٹ

وہ اپنے ہوں یا ہوں پرائے ہمیشہ
سبھی کے لیے ہے کھلی ان کی چوکھٹ

الٰہی! جو نکلے مری روح تن سے
رہے سامنے اس گھڑی ان کی چوکھٹ

ندیم اپنے سائل کو دینے میں ہرگز
نہیں کرتی کوئی کمی ان کی چوکھٹ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لگا تا رہتا ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی رٹ
تو اس کا بگڑا ہوا کام بنتا ہے جھٹ پٹ

پکارا میں نے بلا میں جو شاہِ طیبہ کو
تو دور سر سے مرے ہوگئی بلا سر پٹ

سراپا قبلۂ ایماں ہے ذات تیری اور
جبین دل کی ہے مسجد شہا! تری چوکھٹ

خدا نے بخشی ہے سارے جہاں کی کنجی جنھیں
زمانہ حکم سے ان کے بدلتا ہے کروٹ

دیارِ رحمتِ عالم ہے پرسکوں ایسا
کہ دل کو ہوتی نہیں ہے ذرا بھی اکتاہٹ

رسولِ پاک سے بغض و عناد کے باعث
اے نجدیو! ہے تمہارا ہر اک عمل چوپٹ

سلام پڑھنا جو ثابت ہے نص قطعی سے
اے نجدی کرتا ہے پھر کیوں بلا سبب جھنجھٹ

سدا منائیں گے میلادِ مصطفےٰ ﷺ سنی
وہابی! جلتا ہے تو، تو ہمیشہ جَل مَر کَٹ

نبی کا ذکر کرو باوضو ندیمؔ رضا
سکون پائے گا دل دور ہوگی گھبراہٹ

☆☆☆☆☆

ردیف ث

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو بغض رکھے نبی سے وہ آدمی ہے عبث
کرے وہ لاکھ مگر اس کی بندگی ہے عبث

نبی کے صدقے خدا نے ہے زندگی بخشی
نہ ہو نبی سے محبت تو زندگی ہے عبث

خدا نے بخشا ہے جس کو بھی شاعری کا فن
وہ حمد و نعت نہ لکھے تو شاعری ہے عبث

جناں میں جائیں گے بس مصطفٰے کے دیوانے
اے نجدی! خود کو سمجھتا تو جنتی ہے عبث

پکارا میں نے مدد کے لئے جب آقا کو
ہر ایک چال مصیبت کی ہوگئی ہے عبث

ادا ہوں فرض و سنن تو ہے نوکری اچھی
جو دیں سے دور کرے ایسی نوکری ہے عبث

سبق یہ آیتِ قرآں سے میں نے سیکھا ہے
عدوئے سرورِ عالم سے دوستی ہے عبث

ندیمؔ آئے نہ جس سے کہ بوئے عشقِ نبی
یقین جانو کہ ایسی سخنوری ہے عبث

☆☆☆☆☆

ﷺ

سارے جہاں کو رب نے بنایا جانِ رحمت کے باعث
اور ہوا ہے روشن سب کچھ ان کی ولادت کے باعث

وہ تو کہیے ہوگئی روشن ان کی طلعت کے باعث
ورنہ پھر دم گھٹتا اپنا قبر میں ظلمت کے باعث

فتح ہوا ہے قلعۂ خیبر شاہِ شجاعت کے باعث
ان کے لیے ہی سورج پلٹا ان کی محبت کے باعث

عشق ہو سچا ان سے تو پھر بولو کہاں یہ ممکن ہے
اشک مژہ پر آئیں نہ ان کے دردِ محبت کے باعث

قاسمِ نعمت پیارے نبی کی شانِ سخاوت کیا کہنا
سائل بھی ہو جاتے ہیں داتا ان کی سخاوت کے باعث

جس تربت میں آرام کناں ہیں خالق اکبر کے محبوب
واجب ہو جاتی ہے شفاعت اس کی زیارت کے باعث

خلق ہے جن کا قرآنی اور سیرت،صورت نورانی
رب کی رضا ہوتی ہے حاصل ان کی اطاعت کے باعث

پہلے ندیمؔ اپنی شہرت کچھ بھی نہیں تھی دنیا میں
ہوگئی لیکن اپنی شہرت ان کی مدحت کے باعث

☆☆☆☆☆

ردیف ج

ﷺ

آمدِ شاہِ دوسرا ہے آج
نور کا ایک سلسلہ ہے آج

چاند سورج زمیں کو تکتے ہیں
کون دھرتی پہ آرہا ہے آج

اے رکانہ لے ہوش کے ناخن
کس سے تو زور آزما ہے آج

"لن ترانی" کی تھیں صدائیں کل
"ادن منی" کی کیوں صدا ہے آج

عاصیو! ہیں جبیں پہ بل کیسے؟
ان کے لب پر" انا لھا" ہے آج

اگلے، پچھلے ہیں سب لوا کے تلے
ذکرِ محبوب کا مزا ہے آج

وہ ہوں آدم، خلیل یا عیسیٰ
ہر کوئی خطبہ پڑھ رہا ہے آج

ان کے در کا گدا یہ کہتا ہے
مانگنے سے سوا ملا ہے آج

روزِ محشر وہ بخشا جائے گا
ان کی مدحت میں جو لگا ہے آج

کل وہ منزل بقا کی پائے گا
عشق احمد میں جو فنا ہے آج

نعت لکھنے کا ہے یہ صدقہ ندیمؔ
تیرا بھی چرچا بجا ہے آج

☆☆☆☆☆

ﷺ

ہے عجب معجزہ شبِ معراج
نور ہی نور تھا شبِ معراج

فرش تا عرش تھا ہر اک ذرہ
محو مدح و ثنا شبِ معراج

جانب رب سے ان کو آتی تھی
"ادن منی" صدا شبِ معراج

پنجہ وقتہ نمازوں کا رب سے
پیارا تحفہ ملا شبِ معراج

لا مکاں ہو کے آگیے پل میں
شاہِ قصر دنی شبِ معراج

سدرہ سے بھی پرے ہے ان کا گذر
راز یہ ہے کھلا شبِ معراج

صف بہ صف ان کی اقتدا میں ندیمؔ
تھے کھڑے انبیا شبِ معراج

☆☆☆☆☆

ردیف چ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی سے جس کو ملا علم و آگہی کا سچ
قریب اس کے نہیں آتا تیرگی کا سچ

میں عاشق ان کا ہوں بتلانے کی ضرورت کیا؟
حضور جانتے ہیں میری عاشقی کا سچ

نہ ہو سکے جو صحابہ بھی محرم اسرار
تو جانے اور کوئی کیا مرے نبی کا سچ

ہے کل زمانہ شہِ انبیا کے زیرِ نگیں
وہ جانتے ہیں جہاں کے ہر آدمی کا سچ

انھی کے ٹکڑوں سے کٹتی ہے زندگی اپنی
بس اتنا جان لو ہے اپنی زندگی کا سچ

رضا سے مجھ کو ہے نسبت بریلوی ہوں میں
یہی ہے میرے عقیدے کی پختگی کا سچ

انھی کے دم سے ہے روشن ندیمؔ سارا جہاں
بتا رہا ہے یہ سورج کی روشنی کا سچ

☆☆☆☆☆

ﷺ

چھوڑیے ساری جھوٹی سوچ
رکھیے ہمیشہ سچی سوچ

دل میں اگر ہو ان کی سوچ
پھر تو وہی ہے شاہی سوچ

اہل سخن کی ایک صدا ہے
نعتِ نبی ہے اونچی سوچ

نعت نبی کی لکھتے لکھتے
ہو گئی میری پیاری سوچ

شمس پھرے اور ٹکڑے قمر ہو
ان کی اٹھے جو انگلی سوچ

شانِ محمد ﷺ اللہ اللہ
ساتھ چلے ہے بدلی سوچ

کرتا ہے جو بھی مدحت ان کی
ہوتی ہے اس کی عرشی سوچ

دست ہوا جو مس آقا کا
تیغ ہوئی ہے لکڑی سوچ

کیسے ہوا ستر کو دودھ
اک ہی پیالہ کافی سوچ

کہتا ہے ان کو اپنے جیسا
نجدی ہے تیری نیچی سوچ

دین نبی پر آنچ نہ آئے
تم بھی رکھو شبیری سوچ

ہوگا ندیمؔ آقا کا کرم تو
ہوگی عطا حسانی سوچ

☆☆☆☆☆

ردیف ح

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عیاں ہے سب پہ یہ خورشید آسماں کی طرح
نہیں ہے کوئی شہنشاہ مرسلاں کی طرح

زباں کسی کی نہیں آپ کی زباں کی طرح
بیاں کسی کا نہیں آپ کے بیاں کی طرح

خدا نے آپ کو بے مثل جب بنایا ہے
تو کوئی کیسے ہو پھر وجہ کن فکاں کی طرح

جو ہمسری کا ہے دعوی تو نجدیو! "تلوار"
بناؤ "شاخ" کو مختارِ دو جہاں کی طرح

جو ذرے ان کے کف پا سے لگ کے جھڑتے ہیں
ہیں مہر و ماہ، نہیں صرف کہکشاں کی طرح

جھکے جو سر مرا تعظیم کو اے جانِ جہاں
ملے نہ در سے ترے سنگ آستاں کی طرح

وہ مہربان ہیں ایسے کہ عاصیوں کو ندیمؔ
بروزِ حشر تلاشیں گے ایک ماں کی طرح

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یادِ نبی میں رات کٹے یوں گزار صبح
نغمات حمد و نعت سے ہو پر بہار صبح

راتیں ہیں ان کی زلفِ معنبر سے مستفیض
اور ان کے روے پاک سے ہے مستعار صبح

جب بسترِ نبی پہ علی مرتضیٰ ملے
کفار الٹے پاؤں پھرے شرمسار صبح

شب میں پڑھے درود جو خیرالانام پر
چھٹکارا پائے کیوں نہ بھلا قرض دار صبح

تنویرِ روے یار سے شہرِ کریم کی
کیا نور بار شام ہے کیا جلوہ بار صبح

گزرے تمام رات خیالِ نبی میں پھر
نظروں کے سامنے ہو انھی کا مزار صبح

قہرِ الٰہی ٹوٹا ہے انساں پہ اس لیے،
جرم و خطا و ظلم سے ہے داغ دار صبح

حاصل ہے جن کو عشقِ رسولِ خدا ﷺ ندیمؔ
شام ان کی نور بار ہے اور خوش گوار صبح

☆☆☆☆☆

ردیف خ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مظہرِ شانِ خدا ہے نیرِ تاباں کا رخ
یعنی سرکارِ مدینہ صاحبِ قرآں کا رخ

جس طرف شاہِ دوعالم نے اشارہ کر دیا
لمحے بھر میں ہوگیا پھر اس طرف باراں کا رخ

بدرِ کامل بھی انھیں پھیکا لگا ہے جس گھڑی
حضرتِ جابر نے دیکھا مظہرِ یزداں کا رخ

جب کہا میں نے اغثنی یا رسول اللہ تو
دیکھتے ہی دیکھتے بدلا ہے پھر طوفاں کا رخ

اہلِ شرک و کفر کا کالا رہے گا رخ مگر
حشر میں روشن رہے گا صاحبِ ایماں کا رخ

نزع کا جب وقت آئے تو یہی ہے آرزو
یاالٰہی! سامنے ہو عرش کے مہماں کا رخ

جب سنائیں گے نبی مژدہ شفاعت کا ندیمؔ!
کھل اٹھے گا پھر خوشی سے صاحب عصیاں کا رخ

☆☆☆☆☆

ﷺ

دیکھ لے جو بھی مصطفےٰ کا رخ
وہ نہ دیکھے کبھی بلا کا رخ

خاکِ پائے نبی کا صدقہ ہے
یہ جو ضوبار ہے فضا کا رخ

چاند سورج بلائیں لیتے ہیں
ایسا روشن ہے مصطفےٰ کا رخ

فکر ہوتی گئی مری روشن
ذہن میں جب بسا ثنا کا رخ

یا الٰہی رہے قضا کے وقت
سامنے شاہِ انبیا کا رخ

جب ملا مژدۂ شفاعت تو
کھل اٹھا صاحبِ خطا کا رخ

جو ہیں سرکار کے نثار ندیمؔ
وہ بدل دیتے ہیں ہوا کا رخ

☆☆☆☆☆

ردیف د

ﷺ

جہاں میں ہے جو بھی فدائے محمد ﷺ
نصیب اس کو ہو گی لقائے محمد ﷺ

حدیث اور قرآن سے ہے یہ ثابت
رضائے خدا ہے رضائے محمد ﷺ

یہ اظہر من الشمس ہے کل جہاں پر
ہے شاہوں سے افضل گدائے محمد ﷺ

بلندی نہ چومے قدم اس کے کیوں کر
جسے مل گئی ہے دعائے محمد ﷺ

فقط ایک پل میں سرِ عرش جا کر
ملا کون رب سے سوائے محمد ﷺ

رضا ان کی حاصل کرے کل زمانہ
یہی چاہتا ہے خدائے محمد ﷺ

یہ ثابت ہے "لولاک" سے کل جہاں کو
بنایا خدا نے برائے محمد ﷺ

بروز قیامت صفی تا بہ عیسی
سبھی ہوں گے زیرِلوائے محمد ﷺ

ستائے گی اُس کو نہ گرمیٔ محشر
جسے ڈھانپ لے گی ردائے محمد ﷺ

یہ ایماں ہے میرا بروزِ قیامت
بچائے گی مجھ کو ثنائے محمد ﷺ

الٰہی عطا کر ندیمؔ رضا کو
صحابہ کی جیسی ولائے محمد ﷺ

☆☆☆☆☆

ﷺ

تری ذات اول ہے قدرت کے بعد
ہیں باقی سبھی تیری خلقت کے بعد

پڑھو مصطفےٰ پر درود و سلام
عبادت سے پہلے عبادت کے بعد

ہیں اولاد ماں باپ پیارے سبھی
مگر یا نبی تیری الفت کے بعد

گدا کو نہ خواہش رہی پھر کوئی
شہِ انبیا کی عنایت کے بعد

یہ انساں تھا دنیا میں کھویا ہوا
خدا یاد آیا ہے آفت کے بعد

لحد میں تھی ظلمت بہت ہی مگر
ہوئی دور آقا کی طلعت کے بعد

دگر امتیں پائیں گی باغ خلد
شفیع قیامت کی امت کے بعد

حسیں ماہِ کنعاں ہے اپنی جگہ
شہا تیرے حسن وملاحت کے بعد

شہادت نہیں ایسی تاریخ میں
اے شبیر تیری شہادت کے بعد

پلٹ آیا سورج ہوا ٹکڑے ماہ
حبیب خدا کی اشارت کے بعد

ہے عظمت بڑی ہر نبی کی ندیمؔ
شہنشاہ طیبہ کی عظمت کے بعد

☆☆☆☆☆

ردیف ڈ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آبتائیں اس طرح جنت کا سیدھا رستہ ڈھونڈ
عشق میں کھو جا نبی کے دل میں ان کا جلوہ ڈھونڈ

رہنما و مقتدیٰ دینِ خدا کا ایسا ڈھونڈ
جو دکھائے ہر گھڑی بس مصطفےٰ کا جلوہ ڈھونڈ

جو بتانِ کعبۂ دل کو کرے دم میں تباہ
غیرتِ عشقِ نبی ، لازم ہے ، ایسا "تیشہ" ڈھونڈ

تجھ کو مل جائے گی راحت سن اے قلبِ مضطرب
جو ہو شانِ کبریا کا آئنہ وہ بندہ ڈھونڈ

قولِ شاہِ مرسلاں قولِ خدائے پاک ہے
شاہد و عادل کی خاطر ذکرِ "وَحی یوحیٰ" ڈھونڈ

روزِ محشر چاہیے جو جنت الفردوس تو
کس کے ماتھے پر شفاعت کا سجا ہے سہرا ڈھونڈ

ہمسری کا دعویٰ کرنا بعد میں سن نجدیا!
جا تو پہلے شاہِ خوباں مصطفےٰ سا تلوہ ڈھونڈ

جو نہ غافل ہونے دے ذکرِ رسولُ اللہ سے
کھانے پینے کے لئے بس ایسا آب و دانہ ڈھونڈ

جو پلائے شربتِ دیدِ شہِ کون ومکاں
اے ندیمِؔ قادری ایسا کوئی میخانہ ڈھونڈ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذرہ ڈھونڈ
اس میں پھر ان کا جلوہ ڈھونڈ

عشق نبی کا دل میں بسا کر
خلد بریں کا رستہ ڈھونڈ

فکر سے اونچی نعت نبی ہے
لکھنے کو شاخ طوبیٰ ڈھونڈ

کر دے نبی کا جو دیوانہ
ایسا کوئی دیوانہ ڈھونڈ

بخشے جو طاقت عشق نبی کو
کھانے کو ایسا دانہ ڈھونڈ

آسودہ رہے گا تو ہر لمحہ
آل نبی کا صدقہ ڈھونڈ

دل اے ندیمؔ اللہ والوں کا
پائے گا پیشِ روضہ ڈھونڈ

☆☆☆☆☆

ردیف ذ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت مرقوم نہ تھی تو یہ تھا ادنی کاغذ
نعت مرقوم ہوئی ہوگیا اعلی کاغذ

میرے اعمال کا عصیاں سے تھا کالا کاغذ
یوں کرم ان کا ہوا ہوگیا عمدہ کاغذ

ہو گا جب ان کا کرم خود ہی یہ بھر جائے گا
نعت لکھنے کو لیے بیٹھا ہوں کورا کاغذ

ہوگئی میرے خیالوں کی معطر دنیا
خوشبوئے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو مہکا کاغذ

نسبتِ شاہِ مدینہ کا ہے صدقہ واللہ
جاری دریا ہوا جو دیکھا عمر کا کاغذ

نہیں ممکن کہ مکمل ہو ثنائے احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سوچ کر میں نے یہی اپنا سمیٹا کاغذ

ہوتیں خوشیاں مری دوبالا ندیمؔ رضوی
شہرِ طیبہ سے مجھے جانے کا جو ملتا کاغذ

☆☆☆☆☆

ﷺ

ہے خطابِ مظہرِ رحماں لذیذ
یعنی ہے گفتارِ جانِ جاں لذیذ

گر نہ آتا دہر میں ماہِ تمام
پھر کہاں ہوتا مہِ کنعاں لذیذ

ان کے خلقِ پاک کا ہے یہ کمال
ہو گیا اخلاق سے انساں لذیذ

گھولتا ہے منہ میں جو شہد و شکر
ہے لعابِ مصطفٰے ذیشاں لذیذ

ہوتے ہیں پیاسے سبھی سیراب خوب
دستِ رحمت کی ہیں یوں ندیاں لذیذ

مومنوں کے واسطے اللہ سے
تحفہ لایا عرش کا مہماں لذیذ

جو گرفتار ان کی الفت میں ہوا
ہوگیا اس کے لیے زنداں لذیذ

شہر طیبہ کا ہے ایسا مے کدہ
جام پاتے ہیں جہاں رنداں لذیذ

نعت سرکار مدینہ کے طفیل
اے ندیمؔ اپنا ہوا دیواں لذیذ

☆☆☆☆☆

ردیف ر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر کیے وعدے کو نبھایا کر
نہ کسی کے بھی ساتھ دھوکا کر

خواہشیں چھوڑ ساری دنیا کی
صرف محبوب کی تمنا کر

پہلے اپنا محاسبہ کر لے
پھر گریباں کسی کا جھانکا کر

تیرے قدموں کو چومے گی دنیا
پہلے اپنا خیال اونچا کر

چاہیے وصل یار تجھ کو تو
اس کی ہی یاد میں تو رویا کر

تجھ کو دی ہے خدا نے طاقت تو
ظالموں کو سبق سکھایا کر

دوسروں کو ستا کے اے انساں
خود کو تکلیف میں نہ ڈالا کر

تو ہی غالب رہے گا اے مومن!
شرط ہے پہلے خود کو سچا کر

بغض و کینہ، حسد، کدورت سے
دامن دل کبھی نہ میلا کر

تیرا مرشد تجھے نوازے گا
غیر کا در کبھی نہ تاکا کر

زندگی کامیاب ہو جائے
کام تو بھی ندیمؔ ایسا کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قلب میں عشقِ شہِ جن و بشر پیدا کر
بے ثمر زیست میں اس طرح ثمر پیدا کر

ایک دن ملک عدم کا تجھے کرنا ہے سفر
نیک اعمال ہو اور زادِ سفر پیدا کر

رب کے محبوب کا جلوہ ہے جہاں میں ہر سو
شوق دیدار اگر ہے تو نظر پیدا کر

تو ہے محنت کش و جاں باز تغافل مت کر
خاک و خاشاک میں ہی لعل و گہر پیدا کر

جس سے اڑ کر میں پہنچ جاؤں درِ جاناں پر
یا الٰہی مرے بازو میں وہ پر پیدا کر

جاں فشانی کی تمنا ہے ترے دل میں مگر
پہلے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سا تو جگر پیدا کر

اپنی دولت کو رہِ حق میں لٹانے کے لیے
جذبۂ حضرت صدیق و عمر پیدا کر

جو ہے قسمت میں وہی تیرے لیے بہتر ہے
دل میں ہرگز نہ اگر اور مگر پیدا کر

اپنے دربار میں اک دن وہ بلائیں گے ضرور
صاف دل ہو کے تمنائے سفر پیدا کر

پڑھ درود اول و آخر شہ والا پہ ندیمؔ
اس طرح اپنی دعاؤں میں اثر پیدا کر

☆☆☆☆☆

ﷺ

جس کو نبی ﷺ کی یاد جگاتی ہے رات بھر
جنت بہاریں اس پہ لٹاتی ہے رات بھر

اے کاش ایسا وقت بھی آئے کہ ہم کہیں
یادِ حبیب ہم کو جگاتی ہے رات بھر

ہم جیسے عاصیوں کی بھلائی کے واسطے
ذاتِ نبی خدا کو مناتی ہے رات بھر

پڑھتا ہے جو بھی آیت کرسی، بلاؤں سے
رحمت خدا کی اس کو بچاتی رات بھر

اللہ کے حبیب کا صدقہ ہے نور میں
طیبہ نگر کی دھرتی نہاتی ہے رات بھر

بوئے نبی ﷺ کی یاد رہے تازہ، اس لیے
شبنم گلوں پہ بوندیں گراتی ہے رات بھر

ہے چاند بھی کھلونا اسی ذات کا ندیمؔ
جھولا جسے حلیمہ جھلاتی ہے رات بھر

☆☆☆☆☆

ﷺ

اے کاش ملے رہنے کو گھر آپ کے در پر
پھر گزرے مری شام و سحر آپ کے در پر

آتا ہے کوئی سائل اگر آپ کے در پر
پاتا ہے مرادوں کا گہر آپ کے در پر

" جاؤکَ " ہے فرمانِ خدا اس لیے آقا!
ٹھہری ہے زمانے کی نظر آپ کے در پر

اللہ رے یہ شان کہ رحمت کے فرشتے
آتے ہیں جھکائے ہوئے سر آپ کے در پر

اک بار سلامی کو جو آتے ہیں فرشتے
آئیں گے نہ وہ بار دگر آپ کے در پر

یہ فضل الٰہی ہے کہ انوار کی بارش
ہوتی ہے شہا! آٹھوں پہر آپ کے در پر

آقا ہے تمنا ہے یہ ندیمؔ رضوی کی
ہو زندگی اب اس کی بسر آپ کے در پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ کا کرتا ہے جو چرچا حضور
وہ نہیں رہتا کبھی تنہا حضور

اللہ اللہ آپ کا تلوہ حضور
چومتے ہیں بلبلِ سدرہ حضور

جن و انساں ہی نہیں، کل کائنات
کھا رہی ہے آپ کا صدقہ حضور

آپ سے سائل نہیں سنتا نہیں
آپ سا کوئی نہیں داتا حضور

حکم پاتے ہی پھرے خورشید اور
چاند بھی ہو جائے دو پارہ حضور

جس کو تم لب سے لگا کر جام دو
وہ نہیں ہوگا کبھی پیاسا حضور

آپ نے جب ڈالا ہے اپنا لعاب
ہو گیا کھاری کنواں میٹھا حضور

ہو گیے سیراب اصحابِ عطش
پھوٹا یوں انگشت سے چشمہ حضور

آپ کا رخ دیکھ کر جابر کو اب
بدر کامل بھی نہیں جچتا حضور

ہو گئی واجب شفاعت ہو گئی
دیکھتے ہی آپ کا روضہ حضور

گرمیٔ محشر سہی جاتی نہیں
اب سنائیں خلد کا مژدہ حضور

بخش دے گا عاصیوں کو پھر خدا
جب کریں گے حشر میں سجدہ حضور

عمر بھر یونہی ندیمؔ قادری
آپ کا پڑھتا رہے خطبہ حضور

ردیف ڑ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فکرِ دنیا و نا بکاری چھوڑ
اے مسلماں نہ دین داری چھوڑ

جس میں یاد نبی نہ شامل ہو
زاہدا! ایسی شب گزاری چھوڑ

نور ایماں سے ہوگا رخ روشن
پہلے اپنی گناہ گاری چھوڑ

سارا عالم بنا ہے جن کے لیے
ان کا بن سب جہاں کی یاری چھوڑ

غم اٹھا سرورِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
ساری دنیا کی غمگساری چھوڑ

لا نبی کا پسینہ دے عطار!
عطر بیزی و مشکباری چھوڑ

جو ہیں گستاخ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
ان سے کرنی تو رشتہ داری چھوڑ

بات حق بول تو ہمیشہ ندیم
اہلِ دنیا کی پاسداری چھوڑ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ان کے در پر ہے ایسے نظاروں کی بھیڑ
آسماں پر ہے جیسے ستاروں کی بھیڑ

آگئے جب جہاں میں وہ جانِ بہار
لگ گئی پھر جہاں میں بہاروں کی بھیڑ

اللہ اللہ گدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان
ارد گرد اس کے ہے تاجداروں کی بھیڑ

رحمتِ حق برستی ہے ہر دم وہاں
جس جگہ ہوتی ہے ان کے پیاروں کی بھیڑ

اس پہ غالب رہے گا جمالِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ہو اکٹھی اگر ماہ پاروں کی بھیڑ

رن میں آتا ہے جب جاں نثارِ نبی
بھاگ اٹھتی ہے پھر تیغ داروں کی بھیڑ

شمع کی مثل ہے روضۂ مصطفےٰ
مثلِ پروانہ ہے جاں نثاروں کی بھیڑ

خد و خالِ حبیبِ خدا پر ندیمؔ
جاں سے قربان ہے گل عذاروں کی بھیڑ

☆☆☆☆☆

ردیف ز

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو کرم کی نظر مجھ پہ شاہِ حجاز
تا کہ ہو جائے آسان راہِ حجاز

ہر طرف نور کا یک سماں بندھ گیا
جس گھڑی چمکا دنیا میں ماہِ حجاز

کیسا تھا حوصلہ جو بلا ناؤ کے
کر گئی پار دریا سپاہِ حجاز

یا نبی! ہم پریشان ہیں ہند میں
چاہیے ہم کو بھی اب پناہِ حجاز

فرش تا عرش ہے ان کے زیرِ نگیں
میرے آقا نہیں صرف شاہِ حجاز

جس نے مردہ دلوں کو مسیحا کیا
ایسی بافیض تھی درسگاہِ حجاز

یہ ہے فیضِ کفِ پائے سرکار جو
ہیں شفا بخش آب و گیاہِ حجاز

دیکھ کر شان و شوکت نبی کی ندیمؔ
دنگ ہیں دیکھیے کج کلاہِ حجاز

☆☆☆☆☆

ﷺ

دل کا سکون اور ہے رب کی رضا نماز
اے مومنو! کبھی نہ کرو تم قضا نماز

ان کی قبول کرتا ہے رب العلی نماز
پڑھتے ہیں جو بھی لوگ سدا بے ریا نماز

ہوتی ہے جب کہ حبِ نبی میں قضا نماز
ہوتی ہے پھر وہ فضل خدا سے ادا نماز

ہے فرضِ عین اور ستوں دین کا نماز
رکھنا خیال ہر گھڑی مت چھوڑنا نماز

خود بھی پڑھو اے مومنو! بچوں کو بھی سکھاؤ
تحفہ نبی کا اور ہے رب کی عطا نماز

پڑھتے رہو نماز سدا تم خلوص سے
باغِ جناں دلائے گی روزِ جزا نماز

ہو جائے تا کہ ان کو بھی قربِ خدا نصیب
لاتے ہیں مومنو! کے لیے مصطفٰے نماز

چشمِ شہِ انام کی ٹھنڈک ہے اس میں اور
معراجِ مومنین کا ہے واسطہ نماز

پڑھیے نماز رنج و بلا کے بھی دور میں
واللہ دور کرتی ہے رنج و بلا نماز

مجھ کو کہے زمانہ فدائی حسین کا
یارب! نہ چھوٹے دامنِ صبر و رضا، نماز

جملہ عبادتوں میں ہے افضل ندیمؔ یہ
کرتی ہے عام شخص کو ذی مرتبہ نماز

☆☆☆☆☆

ردیف ژ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوجائے گا ہر دشمن سرکار سبوتاژ
ہوگا نہ مگر ان کا وفادار سبوتاژ

جب آگئے دنیا میں شہنشاہِ دوعالم
پھر جوروجفا کی ہوئی دیوار سبوتاژ

اللہ کے محبوب کی یادوں میں تو کھو جا
ہوجائیں گے دنیا کے سب افکار سبوتاژ

اپنے ہوں پرائے ہوں یہاں ملتا ہے سب کو
دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے انکار سبوتاژ

اللہ نے اسلام کو یوں بخشی بلندی
یک لخت ہوا مقصد کفار سبوتاژ

ٹکرائیں گی جب عرش سے مظلوموں کی آہیں
ہم کو ہے یقیں ہوں گے یہ اشرار سبوتاژ

مفہوم اگر نکلے شریعت کے مخالف
واللہ ندیمؔ ایسے ہیں اشعار سبوتاژ

☆☆☆☆☆

ردیف س

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رہتا ہے جو بھی روضۂ آقا کے آس پاس
گویا کہ وہ ہے قبلۂ کعبہ کے آس پاس

دریوزہ گر ہے جو بھی شہِ انبیا کا، وہ
جاتا نہیں کبھی شہِ دنیا کے آس پاس

قربِ دنیٰ ہے میرے نبی کا مقام اور
جبریل کا مقام ہے سدرہ کے آس پاس

قسمت ہے خوب رحمت عالم ہیں گود میں
رحمت برس رہی ہے حلیمہ کے آس پاس

بیشک یہ تاجدار حرم کا ہی فیض ہے
رب نے رکھیں ہیں برکتیں اقصیٰ کے آس پاس

جتنے بھی انبیاء و رسل ہیں بروز حشر
سب جمع ہوں گے شاہِ مدینہ کے آس پاس

ہو جائے میرا مرنا بھی جینا، اگر ندیمؔ
آجائے موت گنبدِ خضریٰ کے آس پاس

☆☆☆☆☆

ﷺ

ہر مرض کی ہے دوا احمد مختار کے پاس
یعنی محبوب خدا سید ابرار کے پاس

درِ سرکار کو بخشی ہے خدا نے وہ شان
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی درِ سرکا کے پاس

میرے اللہ مجھے بھی وہی جذبہ دے دے
جاں نثاری کا تھا جو یاسر و عمار کے پاس

بن گیے بھائی مہاجر کو دیے حصے بھی
دیدنی تھی وہ اخوت جو تھی انصار کے پاس

اس کی قسمت پہ کریں رشک زمانے والے
موت آجائے جسے روضۂ سرکار کے پاس

کیجے للہ کرم اس کو بھی جنت مل جائے
نیکیاں کچھ بھی نہیں شاہا گنہ گار کے پاس

اے ندیم ان کا ملا جس کو بھی صدقہ واللہ
وہ کبھی ہاتھ نہ پھیلائے گا زردار کے پاس

☆☆☆☆☆

ردیف ش

ﷺ

مولیٰ ہے یہی بس مرے افکار کی خواہش
پیدا نہ ہو دل میں مرے بیکار کی خواہش

اے جانِ جہاں ماہِ مبیں شاہِ مدینہ
رہتی ہے ہمیں آپ کے دیدار کی خواہش

گفتار ہے سرکار کی اس طرح سے شیریں
ہر شیٔ کو ہے سرکار سے گفتار کی خواہش

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ
بیشک یہی ہوتی ہے قلم کار کی خواہش

ہو جائے مسلمان جو پابند شریعت
مل جائے گی پھر خاک میں اغیار کی خواہش

سرکار نے بس تھوڑی سی ہی خاک ہے ڈالی
اس خاک میں پھر مل گئی کفار کی خواہش

مسکن بھی مدینہ بنے مدفن بھی مدینہ
ہوتی ہے یہی عاشق سرکار کی خواہش

جب وقتِ اجل ہو تو شہِ کون و مکاں کی
ہو جائے زیارت ہے گنہگار کی خواہش

دیتے ہیں مہاجر کو برابر کا وہ حصہ
ہے دیدنی سرکار کے انصار کی خواہش

مطلوب جو محبوب تھا وہ پہونچا خدا تک
موسیٰ کو رہی طور پہ دیدار کی خواہش

جاں اپنی لٹانے کی شہِ کون و مکاں پر
دیکھے تو کوئی یاسر و عمار کی خواہش

للہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہ
ہو پوری مری طیبہ کے دیدار کی خواہش

ہو جائے اگر خارِ مدینہ مجھے حاصل
تو پھر نہ رہے گلشن و گلزار کی خواہش

چلتے ہیں عمر قتل جو کرنے کو تو دیکھو
ایماں سے بدل جاتی ہے تلوار کی خواہش

شبیر نے سر دے کے ہے دست ایسا بچایا
پوری نہ ہوئی شام کے مکار کی خواہش

دانتوں سے دبا رکھا تھا کربل میں علم کو
گرنے نہیں دینا تھی علمدار کی خواہش

عابد بھی بنے اور بڑھے ہمت و جرات
حاصل ہو جسے عابدِ بیمار کی خواہش

سرکار قبول آپ کریں نعت کا لکھنا
مجھ کو نہیں اس دہر کے اپہار کی خواہش

جلوے اے ندیمؔ ان کے زمیں تا بفلک ہیں
کر دیتے ہیں پوری جو طلب گار کی خواہش

☆☆☆☆☆

ﷺ

ثبت ہیں عرشِ علا پر ان کی عظمت کے نقوش
تا ابد باقی رہیں گے ان کی رفعت کے نقوش

یا خدا! جب دیکھا جائے میرا سینہ چیر کر
تختیٔ دل پر رہیں آقا کی مدحت کے نقوش

جن کے خلق پاک کو رب نے کہا خلق عظیم
رہنمائے زندگی ہیں ان کی سیرت کے نقوش

گر انھیں صدقہ نہ ملتا خوشبوئے سرکار ﷺ کا
گلشن و گلزار میں ہوتے نہ نکہت کے نقوش

نامِ احمد کا وظیفہ کیجیے صبح و مسا
دیکھنا مٹ جائیں گے پھر رنج و کلفت کے نقوش

پھر اسے بھائے کہاں نقش و نگار دو جہاں
جس کی نظروں میں بسے ہوں ان کی تربت کے نقوش

آپ سے جود وسخاوت کو ہے نسبت، اس لیے
مٹ نہیں سکتے کبھی جود وسخاوت کے نقوش

اے علی تجھ پر عطائے سرورِ عالم ﷺ ہے یوں
قلعۂ خیبر پہ ہیں تیری شجاعت کے نقوش

زائرینِ شہرِ طیبہ کا یہ کہنا ہے ندیمؔ
شہرِ طیبہ میں نظر آتے ہیں جنت کے نقوش

☆☆☆☆☆

ردیف ص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ ان کی نظر ہوئی مخصوص
ہو گیا پھر وہ آدمی مخصوص

لائے تشریف جب کہ پیارے نبی
ہوئی دنیا میں روشنی مخصوص

ان کی سیرت میں ڈھالیے خود کو
تاکہ ہو جائے زندگی مخصوص

آمنہ! آسماں کے چاند سے ہے
چاند کی تیرے چاندنی مخصوص

یا نبی کیجیے عطا مجھ کو
درِ اقدس کی حاضری مخصوص

جس نے دیکھا ہے رب تعالیٰ کو
وہ ہے ذاتِ محمدی مخصوص

جلوہ فرما جو ہوں گے جانِ جہاں
قبر کی ہوگی وہ گھڑی مخصوص

کیجیے شاعری بنامِ نبی
آپ کی ہوگی شاعری مخصوص

ہیں نبی اور بھی ندیمؔ مگر
میرے سرکار ہیں نبی مخصوص

☆☆☆☆☆

ﷺ

مختارِ کائنات کی مجھ پر عطا ہے خاص
یہ جو مری زباں پہ حرفِ ثنا ہے خاص

طیبہ سے ہو کے آتی ہے جو وہ ہوا ہے خاص
بیماریوں کے واسطے اس میں شفا ہے خاص

رکھیے سدا دعاؤں میں صل علیٰ کا ورد
مقبولیت کے واسطے صل علیٰ ہے خاص

ان کا غلام بن کے بسر کیجے زندگی
نزدِ خدا غلامِ شہِ انبیا ہے خاص

دل میں ولائے سیدِ عالم بسائیے
جنت میں جانے کے لیے ان کی ولا ہے خاص

رہتی ہے قدسیوں کی جہاں بھیڑ ہر گھڑی
طیبہ نگر میں روضۂ شمس الضحیٰ ہے خاص

اہلِ دول سے مجھ کو نہیں کچھ غرض ندیمؔ
میرے لیے حبیبِ خدا کی رضا ہے خاص

☆☆☆☆☆

ردیف ض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ چاہے مصطفے کو اس ہوا سے کیا غرض
جو نہ لے جائے مدینہ اس ہوا سے کیا غرض

مست بو رکھتا ہے اس کو ہر گھڑی ان کا عرق
عاشق سرکار کو گل کی فضا سے کیا غرض

ہو گیا واپس یہی کہتے ہوئے ہر اک طبیب
جو ہے بیمار نبی اس کو دوا سے کیا غرض

ہم فقیران درِ شاہ مدینہ ہیں تو پھر
ہم فقیروں کو جہاں کے اغنیا سے کیا غرض

ہم ہیں میلادی منائیں گے سدا میلاد ہم
دیوبند وندوہ کے دارالقضا سے کیا غرض

سائلو! جو کچھ بھی چاہو مانگ لو پاؤ گے تم
قاسم نعمت نبی ہیں ان کو ”لا“ سے کیا غرض

جب نبی کے اک تبسم سے ہے گھر پرنور پھر
عائشہ صدیقہ کو مہر سما سے کیا غرض

جس کو مل جائے پسینہ شاہِ طیبہ کا ندیمؔ
اس دلھن کو بو لیے مشک ختا سے کیا غرض

☆☆☆☆☆

ﷺ

جس سے ہوتے ہیں مصطفےٰ ناراض
اس سے کرتا ہے کل جہاں اِعراض

جس پہ ہوتا ہے ان کا لطف و کرم
پورے ہوتے ہیں اس کے کل اغراض

جسم پر ملیے خاک طیبہ کی
دور ہوجائیں گے سبھی امراض

ان پہ اللہ نے فرض کی ہے زکوٰت
جو بھی مؤمن ہیں صاحبِ افراض

ہند پر ڈال کر نظر آقا!
ظلم کی توڑ دیجیے مِقراض

پھر رہے ہیں ذلیل و خوار وہی
حکم آقا سے جن کو ہے اعراض

دیکھنا ایک دن ندیمؔ ضرور
ہوں گے برباد صاحبِ اغراض

☆☆☆☆☆

ردیف ط

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مختارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جس کا ہے ارتباط
حاصل اسی کو ہو گی قیامت میں انبساط

بخشی ہیں رب نے ان کو خزانے کی کنجیاں
ہے کل جہاں پہ شاہِ مدینہ کا انضباط

سدرہ پہ رک کے بولے یہ جبریل آپ سے
آقا! اب آگے جانے کی مجھ میں نہیں بساط

غارِ حرا کے نور نے کافور کر دیا
جن کے دل و دماغ پہ چھایا تھا احتباط

گزری ہے جن کی عمر ولائے رسول میں
کر جائیں گے وہ پار بآسانی پل صراط

حالاتِ زندگی پہ نظر ڈال کے تو دیکھ
اعمال بد ہی تیرے ہیں اسبابِ انحطاط

ہم نجدیوں سے رشتہ نہیں کرتے اس لیے
ایمان و کفر میں نہیں جائز ہے اختلاط

مژدہ "انا لہا کا" سنا جب حضور سے
محشر میں عاصیوں کو ملی فرحت و نشاط

قرآن کا بیان ہے "لا ترفعوا" ندیمؔ
دربار مصطفائی میں لازم ہے احتیاط

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رکھتا ہے جو بھی شاہِ مدینہ سے ربط ضبط
رہتا ہے اس کا رحمتِ مولا سے ربط ضبط

جس آنکھ کا ہے گنبدِ خضری سے ربط ضبط
گویا ہے اس کا عرشِ معلیٰ سے ربط ضبط

دوزخ میں لے کے جائے گا بغض و عناد، اور
جنت میں لے کے جائے گا آقا سے ربط ضبط

ان کی ہی یاد میں ہو مری زندگی بسر
ٹوٹے نہ یا خدا! شہِ طیبہ سے ربط ضبط

صدقہ درِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جس کو نصیب ہے
کیوں کر رکھے وہ دولتِ دنیا سے ربط ضبط

قرآن اور حدیث سے ملتا ہے یہ سبق
جائز نہیں ہے شاہ کے اعدا سے ربط ضبط

سن اے طبیب کام ترا کچھ نہیں یہاں
بیمار کا ہے جانِ مسیحا سے ربط ضبط

شمس و قمر سے بڑھ کے منور ہیں وہ ندیمؔ
جن ذروں کا ہے خاکِ کفِ پا سے ربط ضبط

☆☆☆☆☆

ردیف ظ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل میں آقا کی ہے الفت محفوظ
اس لیے میری ہے عزت محفوظ

گھٹ نہیں سکتی گھٹانے سے کبھی
میرے آقا کی ہے عظمت محفوظ

ہر بلا اور مصیبت سے ہمیں
رکھتی ہے آپ کی رحمت محفوظ

مئے وحدت کے ہیں ساقی آقا
ان کے رندوں کی ہے جنت محفوظ

شرع کو اپنا محافظ کر لے
تاکہ ایماں کی ہو دولت محفوظ

گلِ طیبہ کے ہی صدقے ہے ندیمؔ
گلشنِ دہر کی رنگت محفوظ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ان کی عظمت کا ہے خدا حافظ
ان کی رفعت کا ہے خدا حافظ

ان کا کچھ کر نہ پائیں گے کفار
جانِ رحمت کا ہے خدا حافظ

گھٹ نہیں سکتی ہے گھٹانے سے
ان کی شہرت کا ہے خدا حافظ

جو لٹاتے ہیں نامِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر
ان کی دولت کا ہے خدا حافظ

میں غلام نبی ہوں محشر میں
میری عزت کا ہے خدا حافظ

مدح خوانِ شہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
شان و شوکت کا ہے خدا حافظ

فرش تا عرش ہر گھڑی ہو گی
ان کی مدحت کا ہے خدا حافظ

ہیں کنیزانِ فاطمہ جتنی
ان کی عصمت کا ہے خدا حافظ

نہیں آئے گی آنچ اس پہ ندیمؔ
دینِ فطرت کا ہے خدا حافظ

☆☆☆☆☆

ردیف ع

ﷺ

جو بشر کرتا ہے شاہِ انبیا ﷺ کی اتباع
اس کو کہہ دیتی ہے پھر ہر اک مصیبت الوداع

ان سے لینا دشمنی دارین میں نقصان ہے
ان سے رکھنا دوستی دارین میں ہے انتفاع

کون چھو پائے بھلا پایہ رسول اللہ ﷺ کا
جب ہے ان کی عظمتوں کو لمحہ لمحہ ارتفاع

بس جہاں میں ایک ہی دربار ایسا ہے جہاں
سائلوں کے واسطے بالکل نہیں ہے امتناع

طاقتیں سب زیر ہیں ان کی شجاعت کے قریں
دہر میں کوئی نہیں ہے میرے آقا سا شجاع

پیشِ رب ہے کھلنے والا عاصیوں کا فردِ جرم
کیجیے للہ آقا آ کے اب ان کا دفاع

چھوڑ غزلیں چھیڑ نغمہ نعت کا سن مطربا!
کیوں کہ نعتِ سیدِ کونین ہے جانِ سماع

یہ حدیث پاک اور قرآں سے ثابت ہے ندیمؔ
کفر و ایماں کا نہیں ممکن کبھی بھی اجتماع

☆☆☆☆☆

ﷺ

روشن ہے یوں جہان میں میرے نبی کی شمع
لگتی بجھی بجھی سی ہے ہر آدمی کی شمع

رب نے لقب دیا ہے سراج منیر کا
پرنور دو جہاں کو کیے ہے انھی کی شمع

رحمت جو بن کے آئے رسول کریم تو
روشن ہوئی ہے دہر میں گھر گھر خوشی کی شمع

تیرہ شبی کبھی نہ ستائے گی آپ کو
دل میں جلائے رکھیے ولائے نبی کی شمع

سارے جہاں پہ چھا گیا علم و ہنر کا نور
غارِ حرا میں جب کہ جلی آگہی کی شمع

پھر تیرگی اک آن میں کافور ہو گئی
میں نے جلائی گھر میں جو نامِ نبی کی شمع

یاد نبی میں گزرے اگر آپ کی حیات
ہرگز نہ دھیمی ہوگی کبھی زندگی کی شمع

فضیان ہے یہ سیرتِ سرکار ﷺ کا ندیم
روشن ہے کائنات میں جو آشتی کی شمع

☆☆☆☆☆

ردیف غ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ کر دے مجھ کو تو ایسا عطا دماغ
یادِ رسول میں رہے کھویا سدا دماغ

جن کو خدا نے نور سے اپنے بنایا ہے
ان کا خیال آیا تو روشن ہوا دماغ

اپنی طرح حضور کو بتلا کے نجدیا!
تو نے خراب کرلیا اچھا بھلا دماغ

دل میں بسالو الفتِ حسنین مؤمنو!
واللہ خوشبو دار رہے گا سدا دماغ

صبر و رضا کی بات چلی جب کبھی ندیمؔ
فوراً گیا ہے جانبِ کرب و بلا دماغ

☆☆☆☆☆

ﷺ

جب جلا بی بی آمنہ کا چراغ
جھلملانے لگا سما کا چراغ

آ گئے رحمتِ دو عالم ﷺ تو
بجھ گیا پھر ہر اک جفا کا چراغ

دور کر کے دلوں سے تاریکی
نور دیتا ہے مصطفٰے کا چراغ

دل میں روشن رہے سدا مولا!
عشقِ سردارِ انبیا کا چراغ

عشقِ سرکار میں فنا ہو جا
ہوگا روشن تری بقا کا چراغ

راہ حق سب کو جو دکھاتا ہے
وہ ہے آقا کے نقش پا کا چراغ

جو بھی وعدہ کرو نبھایا کرو
تاکہ روشن رہے وفا کا چراغ

چاہتے ہو اگر ندیمؔ ارم
یونہی روشن رکھو ثنا کا چراغ

☆☆☆☆☆

ردیف ف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چھائی تھی دنیا میں پہلے تیرگی چاروں طرف
جب نبی آئے تو پھیلی روشنی چاروں طرف

سج رہی ہیں گلیاں کوچے اور شہر و ملک سب
آمدِ نورِ خدا کی ہے خوشی چاروں طرف

رحمۃ للعالمیں تشریف لائے جس گھڑی
مچ گئی ہے بتکدوں میں کھلبلی چاروں طرف

اللہ اللہ شان و شوکت مصطفیٰ کی دیکھیے
مدحت و توصیف کی ہے نغمگی چاروں طرف

آ گیا خوشیاں لیے ماہ ربیع النور پھر
آپ کے میلاد کی محفل سجی چاروں طرف

ہو گیا جو بھی رسول پاک پر جاں سے فدا
پھر جہاں میں اس کی شہرت ہو گئی چاروں طرف

یہ گل طیبہ کا فیض بے کراں ہے جو ندیمؔ
گلشن و گلزار میں ہے تازگی چاروں طرف

☆☆☆☆☆

ﷺ

لو اپنی یوں لگا شہ ابرار کی طرف
پلٹے نظر نہ پھر کبھی سنسار کی طرف

ہوتی ہے باریاب یہیں سے مراد، یوں
منھ پھیر بیٹھے ہم تری دیوار کی طرف

کہنا تھا یا رسول کہ کشتی نکل گئی
دیکھا پلٹ کے میں نے جو منجدھار کی طرف

ڈرتا نہیں ہے موت سے عاشق رسول کا
جاتا ہے مسکراتا ہوا دار کی طرف

قہرِ خدا غضب پہ ہے نیکی بھی کچھ نہیں
چشمِ کرم ہو شاہا! گنہگار کی طرف

کٹتی ہے ان کے ٹکڑوں پہ جس کی بھی زندگی
وہ دیکھتا نہیں کبھی زردار کی طرف

جلوہ دکھائی دیتا ہے اللہ کا اسے
جس کی توجہ ہوتی ہے سرکار کی طرف

بارانِ نور کا ہے بندھا ایک سلسلہ
شہرِ نبی کے گنبد و مینار کی طرف

ہر خشک و تر کا اس میں بیاں ہے اے مومنو!
قرآں پڑھو نہ بھاگو تم اخبار کی طرف

کافور ساری مشکلیں ہوجائیں گی ابھی
بس لو لگا لے حیدرِ کرار کی طرف

اک آن میں ہی سارا مرض دور ہو ندیمؔ
جانِ مسیح دیکھیں جو بیمار کی طرف

☆☆☆☆☆

ردیف ق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دردِ دل ہے نبی کو سنانے کا شوق
اس لیے ہے مجھے طیبہ جانے کا شوق

ان کی نعتیں لکھو ان کی نعتیں پڑھو
دور ہو جائے گا دل سے گانے کا شوق

سر جھکا جا رہا ہے جو پیشِ مزار
جالیوں کو ہے لب سے لگانے کا شوق

جس کا سر جھک گیا ہو درِ یار پر
کیوں بھلا اس کو ہو سر اٹھانے کا شوق

اس کو لاحق نہیں ہوتا دنیا کا غم
جس کو ہے غم نبی کا اٹھانے کا شوق

یا الٰہی! تو کر دے کوئی انتظام
شہرِ طیبہ میں ہے گھر بنانے کا شوق

کر عمل سیرتِ شاہِ کونین پر
قلب میں ہے اگر خلد پانے کا شوق

یا خدا کر دے پورا طفیلِ نبی
ان کی نعلین سر پر سجانے شوق

تاکہ کہلاؤں عاشق انھی کا ندیمؔ
جان و دل ہے نبی پر لٹانے کا شوق

☆☆☆☆☆

ﷺ

اپنے دل میں بسا نبی کا عشق
ٹال دے گا بلا نبی کا عشق

باغ جنت دلائے گا رب سے
ہم کو روز جزا نبی کا عشق

کچھ بھی وقعت نہیں تھی میری مگر
معتبر کر گیا نبی کا عشق

ہمیں قرآں یہی بتاتا ہے
ہے خدا کی رضا نبی کا عشق

بغض رسوائیوں کا باعث ہے
باعثِ اعتلا نبی کا عشق

وہ زمانے میں ہو گیا مشہور
جس کے دل میں بسا نبی کا عشق

وہ کہیں بھی نہیں ہوے مغلوب
جن پہ غالب رہا نبی کا عشق

دل میں ہونا بہت ضروری ہے
بہرِ مدح و ثنا نبی کا عشق

اصل ایماں ہے یہ ندیمؔ رضا
دل میں رکھنا سدا نبی کا عشق

☆☆☆☆☆

ردیف ک

ﷺ

پھیکی ہے جس کے آگے قمر کی چمک دمک
دیکھے کوئی تو ان کے نگر کی چمک دمک

کھلنے کو لاکھوں تارے کھلے کھل کے چھپ گیے
باقی مگر ہے خیر بشر کی چمک دمک

انصاف والا آیا تو انصاف چھا گیا
جاتی رہی جہان سے شر کی چمک دمک

رشک مہ و نجوم ہے اللہ کی قسم
مختارِ کائنات ﷺ کے در کی چمک دمک

فرمان بو قتادہ ہے ان کے لعاب سے
پہلے سے بھی ہے اچھی نظر کی چمک دمک

ان کے ہی دم سے چھائی ہے کل کائنات میں
عثماں، علی، عتیق و عمر کی چمک دمک

حاصل ہے جس کو دولت عشق رسول پاک
اس کو لبھا نہ پائے گی زر کی چمک دمک

خاکِ درِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سرمہ لگا لے جو
باقی رہے گی اس کی نظر کی چمک دمک

روشن ہے جس سے صبر و رضا دہر میں ندیمؔ
وہ ہے شہِ مدینہ کے گھر کی چمک دمک

☆☆☆☆☆

ﷺ

پہنچے جو آنچ کوئی ناموس جان جاں تک
قربان کر دو اس پر اولاد، باپ، ماں تک

مظلوم کی جب آہیں پہنچیں گی آسماں تک
باقی رہے گا ظالم! تیرا نہ پھر نشاں تک

حالات میرے ان سے بالکل چھپے نہیں ہیں
طیبہ سے دیکھتے ہیں میرے نبی یہاں تک

کہتے نہیں ہیں ان کو مختار یونہی مومن
مانے ہے حکم ان کا خورشیدِ آسماں تک

اک دن جکڑ ہی لے گی تجھ کو خدا کی رسی
بھاگے گا تو اے ظالم! آخر بتا کہاں تک

ثانی ملا نہ کوئی محبوبِ کبریا کا
روح القدس نے چھانا ہے جب کہ دو جہاں تک

ہو جائے گی تمنا دل کی ندیمؔ پوری
لے جائے گی جو قسمت آقا کے آستاں تک

☆☆☆☆☆

ﷺ

اصول مذہب فطرت ہے نکتۂ لولاک
فروغ عشق و محبت ہے نکتۂ لولاک

جبین عرش کی زینت ہے نکتۂ لولاک
جبین فرش کی طلعت ہے نکتۂ لولاک

اسی سے سارے جہاں کا نظام قائم ہے
رہین منت قدرت ہے نکتۂ لولاک

وہ ساکنان زمیں ہوں کہ ساکنان فلک
سبھی کے واسطے راحت ہے نکتۂ لولاک

عدم نے ان کے ہی صدقے وجود باندھا ہے
مرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک

وہ ہو زمانۂ ماضی کہ حال و مستقبل
ہر اک زمانے کی حاجت ہے نکتۂ لولاک

گلاب ہو کہ ہو چنبیلی و گل نسریں
ہر ایک پھول کی نکہت ہے نکتۂ لولاک

اسی کی شرح دو عالم کا ذرہ ذرہ ہے
ندیمؔ ایسی عبارت ہے نکتۂ لولاک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اہلِ زبان و دل کی ہے شاہا! یہی پکار ایک
لاکھوں پہ بھاری ہوتا ہے آپ کا جاں نثار ایک

عرش بریں پہ اڑتا ہے جس کا پھریرا ہے وہی
دولتِ کائنات کا خسرو نامدار ایک

ملتی جہاں سے عاصیوں کو سندِ نجات ہے
شہرِ مدینہ پاک کی گود میں ہے مزار ایک

آنکھوں سے لگاؤں بار بار آئے حیات میں نکھار
دشت مدینہ کا ملے کاش مجھے بھی خار ایک

دونوں جہاں ہیں ملک میں پھر بھی غذا ہے نان جو
ذات ستودہ آپ کی رب کا ہے شاہکار ایک

اشجع شاجعیں علی تم کو ملا لقب ہے، تو
تاب کہاں کسی میں پھر جھیلے تمہارا وار ایک

لاکھوں ملائکہ جہاں بہر سلامی آتے ہیں
سارے دیاروں میں ندیمؔ ان کا ہی ہے دیار ایک

☆☆☆☆☆

ردیف گ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل سے یہی آتی ہے صدا اور بھی کچھ مانگ
دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کھلا اور بھی کچھ مانگ

رب نے انھیں مالک ہے کیا دونوں جہاں کا
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

قرآن میں مومن کے لیے صاف لکھا ہے
تو خلد کے بدلے ہے بکا، اور بھی کچھ مانگ

سرکار مدینہ کے توسل ہی خدا سے
قرآں ملا ایمان ملا اور بھی کچھ مانگ

قاسم ہیں نبی نعمت کونین کے، بیشک
دیتے ہیں وہ منگتے کو صدا اور بھی مانگ

اللہ کی قسم میرے نبی ایسے سخی ہیں
دیں بھیک کہیں میرے گدا اور بھی کچھ مانگ

دربارِ محمد ﷺ سے ندیمؔ آتی صدا ہے
پایا بھی ہے تو، تو نہ لجا اور بھی کچھ مانگ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصطفےٰ کے ہیں باوفا ہم لوگ
خوش رہا کرتے ہیں سدا ہم لوگ

تیری مرضی ہے مرضیٔ مولا
چاہتے ہیں تری رضا ہم لوگ

دیجیے مژدۂ شفاعت اب
شاہِ طیبہ! ہیں پرخطا ہم لوگ

کر عطا دید مصطفےٰ یارب
کرتے ہیں تجھ سے التجا ہم لوگ

نہیں شاہانِ دہر سے مطلب
ہیں گدائے شہِ دنیٰ ہم لوگ

وہی محشر میں بخشوائیں گے
رکھتے ہیں ان سے رابطہ ہم لوگ

ہم غلامانِ مصطفےٰ ہیں ندیمؔ
ذکر کرتے ہیں جا بہ جا ہم لوگ

☆☆☆☆☆

ردیف ل

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس ذات منور سے نہیں صرف چمن پھول
ہو اس کا گزر بن سے تو ہو جاتا ہے بن پھول

رخسار و دہن بینی و لب اور ذقن پھول
سر تا بہ قدم ہے تن سلطان زمن پھول

اے باعثِ تخلیق جہاں نورِ مجسم
قرآں ہے ترا خلق عظیم اور چلن پھول

ہر بات تری شاہِ زمن وحئ خدا ہے
پھر کیوں نہ بھلا ہوں ترے گفتار و سخن پھول

جنت کا بنا دیتا ہے حقدار یقیناً
ہے ایسا سراپائے منور کا بدن پھول

ایمان کی خوشبو سے معطر ہے زمانہ
سرکارِ مدینہ کا ہے ہر ایک مشن پھول

جو ذات بھی ہو جاتی ہے شیدا ئے محمد ﷺ
ہو جاتے ہیں اس کے لئے پھر دار و رسن پھول

اے شاہِ مدینہ بخدا نسل سے تیری
ہیں دلی و اجمیر و کچھوچھہ و دکن پھول

سرکارِ مدینہ کا تصدق ہے یقیناً
ہیں پھول رضا اور ہیں استاذِ زمن پھول

ہم اہلِ سنن کا ہے یہ ایمان و عقیدہ
نعت شہِ کونین بنا دیتی ہے من پھول

دیتی ہے ندیمؔ اقراء کی سورت یہ گواہی
نکلی جو کرن غار حرا سے وہ کرن پھول

☆☆☆☆☆

ﷺ

یاد نبی میں ہوتا ہے جب بے قرار دل
کہتا ہے پھر زمانہ اسے دل فگار دل

کیجے نبی پہ ایسے ہی اپنا نثار دل
جیسے نثار کر گیے ہیں چار یار دل

جلوہ ترے حبیب کا اس میں دکھائی دے
یوں آئنہ بنا دے اے پروردگار! دل

قربت خدائے پاک کی مل جاتی ہے اسے
کرلیتا ہے جو کوئی بھی با اختیار دل

مل جائے ان کے ہاتھوں سے پینے کو جام تو
ہو جائے پھر ہمارا بھی ”مولا شعار“ دل

جانِ جہاں کا آ گیا جس جا پہ بھی خیال
سجدے کو جھک گیا وہیں بے اختیار دل

آے ہیں جوڑنے اسے سردار انبیا ﷺ
عالم کا جب کہ ہو گیا تھا تار تار دل

مانا کہ میں سراپا گنہگار ہوں مگر
سرکار کے کرم کا ہے امیدوار دل

جس دل میں حب سرورِ عالم نہیں ندیمؔ
اللہ کی قسم ہے وہی ناب کار دل

☆☆☆☆☆

ردیف م

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس کو حاصل ہو گیا آقا کی الفت کا مقام
گویا اس کو مل گیا اللہ کی قربت کا مقام

عشقِ سرور میں مجھے کافی ہے غربت کا مقام
ہو مبارک اہل دنیا تم کو ثروت کا مقام

بخش دیں جس کو رسول پاک شہرت کا مقام
غیر ممکن ہے کبھی دیکھے وہ ذلت کا مقام

ان کا پاپوش ناز ہے جب زینتِ عرش علا
پھر سمجھ پائے کوئی کیا ان کی عظمت کا مقام

مصطفے جانِ دو عالم کے قدم، ان کی جبیں
پوچھیے روح الامیں سے ان کی عزت کا مقام

ان کو حاصل ہوتی تھی تائید روح القدس کی
جب بھی کرتے تھے بیاں حسان حضرت کا مقام

آپ کو آگے بڑھایا حضرتِ جبریل نے
جس گھڑی اقصیٰ میں آیا ہے امامت کا مقام

استن حنانہ بھی رونے لگا مثل بشر
جب کہ آیا رحمت عالم سے فرقت کا مقام

ایک واپس آ گیا اور ایک دو ٹکڑے ہوا
جانتے ہیں ماہ وخوران کی اشارت کا مقام

نور حق آیا زمیں پر آدمی کی شکل میں
اس طرح اونچا ہوا ہے آدمیت کا مقام

جس کو چاہیں جو بھی چاہیں وہ عطا کر دیں ندیم
دہر میں ایسا ہے بس شہ کار قدرت کا مقام

☆☆☆☆☆

ﷺ

دل کی حسرت مٹا دو شاہ امم
اپنا روضہ دکھا دو شاہ امم

بختِ خفتہ جگا دو شاہ امم
رب سے ہم کو ملا دو شاہ امم

بحرِ غم میں پھنسی ہے میری ناؤ
پار اس کو لگا دو شاہ امم

تاکہ چھٹ جائے ساری تاریکی
رخ سے پردہ ہٹا دو شاہ امم

جلوۂ کبریا نظر آئے
جام ایسا پلا دو شاہ امم

پھر تو مل جائے گمشدہ سوئی
تم اگر مسکرا دو شاہ امم

فضلِ مولا سے تم جسے چاہو
اسے حاکم بنا دو شاہِ امم

تم جو چاہو تو مرتضیٰ کے لیے
ڈوبا سورج بلا دو شاہِ امم

پائے آرام یہ ندیمؔ رضا
دردِ غم کی دوا دو شاہِ امم

☆☆☆☆☆

ردیف ن

ﷺ

حضور ٹالیں کسی کا سوال نا ممکن
فقیر ہو نہ وہاں مالا مال نا ممکن

گناہ گار ہیں سچ ہے مگر سرِ محشر
انھیں رہے نہ ہمارا خیال ناممکن

ملے نہ ان سے ضیا ان کو تو خدا کی قسم
فلک پہ چمکیں نجوم و ہلال نا ممکن

جسے ملی ہے ترقی حضور کے در سے
اسے زمانے میں آئے زوال ناممکن

یہ بیچتے ہیں جہاں میں ٹہل کے دیں اپنا
جناں میں جائیں وہابی دلال ناممکن

ہم عاشقانِ نبی ہیں رہیں گے بھارت میں
اکھاڑ پائے کوئی ایک بال ناممکن

قمر ہو ٹکڑے، پھرے خور، حجر پڑھیں کلمہ
دکھا سکے کوئی ان سا کمال ناممکن

ندیمؔ سارے جہاں میں ہو دوسرا کوئی
نبی سا صاحبِ حسن و جمال ناممکن

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا الٰہی! مجھے وہ فکر عطا ہو، آمین
جو بھی سوچوں وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا ہو، آمین

درِ محبوب پہ مانگوں میں گناہوں کی سزا
بلبل سدرہ کے ہونٹوں سے صدا ہو، آمین

نعت پڑھنے کو کہا جائے مجھے محشر میں
پیش سرکار یہ اعزاز عطا ہو، آمین

روٹھ جائے یہ زمانہ تو کوئی بات نہیں
تیرا محبوب اے مولا! نہ خفا ہو آمین

لے کے پیغام اجل آئے فرشتہ جس دم
وردِ لب شاہ مدینہ کی ثنا ہو آمین

روزن گنبد خضری کو کہو وا کر دیں
تاکہ پر کیف زمانے کی فضا ہو آمین

واسطہ دے کے نبی کا یہ دعا کیجے ندیمؔ
یا خدا! دور جہاں بھر سے بلا ہو، آمین

☆☆☆☆☆

ردیف ں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ان سا رب نے کسی کو بنایا نہیں
جن کے جسم منور کا سایہ نہیں

دو جہاں میں کوئی بھی تو ایسا نہیں
صدقۂ مصطفےٰ جو کہ کھاتا نہیں

شاہ کون و مکاں کا جو شیدا نہیں
بخدا اس کو جنت میں جانا نہیں

ہے یہ ثابت احادیث و قرآن سے
جو نبی کا نہیں وہ خدا کا نہیں

دیکھ کر بولے جابر رخ مصطفےٰ
بدر کامل بھی اب مجھ کو جچتا نہیں

آل سرکار کے گھر کا کیا پوچھنا
بے اجازت فرشتہ بھی آتا نہیں

بے طلب سب کو دیتے ہیں میرے نبی
ان سا دنیا میں واللہ داتا نہیں

میرے شافع ہیں محبوب پروردگار
اس لیے خوف روزِ جزا کا نہیں

کل جہاں کے لیے ہیں وہ رحمت ندیمؔ
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرکارِ دو جہاں کی پیاری نرالی آنکھیں
کرتی ہیں عاصیوں کی رحمت سے ٹھنڈی آنکھیں

رحمت برس پڑی ہے اس سمت پھر خدا کی
جس سمت اٹھ گئی ہیں میرے نبی کی آنکھیں

مولا! بنا دے مجھ کو طیبہ کا رہنے والا
دیکھیں نبی کا روضہ روزانہ میری آنکھیں

ان کے لعاب میں ہے ایسی شفائے کامل
ہوتی ہیں ٹھیک فوراً واللہ دکھتی آنکھیں

ان کے لبوں پہ ہوگا مژدہ "انا لہا" کا
جس دن کہ ہوں گی سب کی روتی بلکتی آنکھیں

پانے لگے ہیں عاصی مژدہ شفاعتوں کا
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

ہوں گے ندیمؔ عاصی محشر میں جس طرف بھی
محبوب کبریا کی ہوں گی ادھر ہی آنکھیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یادِ نبی یادِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حسنِ ادا عہدِ وفا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ان کے عرق اور ان کے دندان مبارک کی مثال
درعدن، مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

گستاخِ آقا صاحبِ ایماں ہو اور جنت ملے؟
دل نے کہا یہ برملا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

شاہِ مدینہ کے سوا حاصل کسے قرب دنی
جملہ رسل یا انبیا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

میں سوچ میں تھا ان کے چہرے سا ہے سورج یا کہ چاند
یک لخت یہ گونجی صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہو بھیک میں کوئی کمی، لوٹے کوئی دامن تہی
دربارگاہِ مصطفےٰ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

گزرا گماں طوفاں میں جب میں بھی گیا اور ناؤ بھی
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مردہ شہیدوں کو کہیں ہم یا کریں مردہ گماں
قرآن کا ہے فیصلہ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اپنے نبی سے ہوں جدا اس حال میں آئے قضا
منظور مجھ کو یا خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

آرام دنیا میں رہے روزِ جزا جنت ملے
تیرے لیے سن نجدیا! یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خاکِ کفِ پائے نبی ﷺ کا پوچھنا کیا ہے ندیمؔ
لعلِ یمن، درِ بے بہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عرب دیکھتے ہیں عجم دیکھتے ہیں
سبھی تو نبی کا کرم دیکھتے ہیں

ولادت ہوئی جب شہ انبیا کی
گرے بت کدے میں صنم دیکھتے ہیں

غلامی جنھیں مل گئی مصطفے کی
انھیں ہر جگہ محتشم دیکھتے ہیں

ابوبکر وفاروق وعثمان وحیدر
ملے سب کو جاہ حشم دیکھتے ہیں

کریں ہر صحابی کی عظمت بیانی
سبھی کو تو ہم محترم دیکھتے ہیں

قیام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جس سرزمیں پر
وہیں ہم خدا کی قسم دیکھتے ہیں

جب اقصیٰ میں آئی امامت کی باری
بڑھے آگے شاہ امم دیکھتے ہیں

جہاں پر کبھی بھی نہ پہنچے گا کوئی
گیے تاجدار حرم دیکھتے ہیں

ادھر ہی برستی ہے رحمت خدا کی
جدھر شہر یار ارم دیکھتے ہیں

پلٹ آے سورج، قمر بھی ہو ٹکڑے
ہر اک پر حکومت اتم دیکھتے ہیں

جو آقا کے تلوؤں سے مس ہو گیا ہے
حجر پر بھی نقش قدم دیکھتے ہیں

ندیمؔ اپنے آقا کی دیکھو عنایت
تمھیں آج اہل قلم دیکھتے ہیں

☆☆☆☆☆

ردیف و

ﷺ

جس کو سرکار کی ملی خوشبو
مل گئی اس کو جنتی خوشبو

لائق دید ہے مدینہ، ترے
خار زاروں کی نازکی خوشبو

آمد سرور دوعالم سے ﷺ
ساری دنیا پہ چھا گئی خوشبو

صدق وعدل وسخا شجاعت کی
چار یاروں میں ہے تری خوشبو

روشن ومشک بو ہے ان سے جہاں
ان کی بے مثل روشنی، خوشبو

جستجو میں جو آپ کے نکلے
رہنما ان کی آپ کی خوشبو

آلِ سرکار کی رہے گی ندیمؔ
حشر تک باقی تازگی، خوشبو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہیں ایسی عود اور عنبر کی خوشبو
ہے جیسی مدینے کے سرور کی خوشبو

ملی جس کو شبیر و شبر کی خوشبو
ملی اس کو شاہ پیمبر کی خوشبو

معطر معطر ہے جس سے زمانہ
وہ ہے آمنہ کے گلِ تر کی خوشبو

ترے گلستاں کا محافظ خدا ہے
کبھی کم نہ ہوگی ترے گھر کی خوشبو

مہکتا ہے جس در سے سب کا مقدر
صبا! لا سنگھا دے اسی در کی خوشبو

کبھی کاش پائے ندیمؔ رضا بھی
شہا! تیرے جسمِ منور کی خوشبو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ان کی سنت جو نبھاؤ تو بہت اچھا ہو
اپنی قسمت یوں جگاؤ تو بہت اچھا ہو

اپنی یادوں میں جگاؤ تو بہت اچھا ہو
اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو

عشق و الفت کا تقاضا ہے کہ ہر میداں میں
ان کو آئینہ بناؤ تو بہت اچھا ہو

مجھ میں طاقت نہیں شاہا کہ مدینہ پہنچوں
خواب میں جلوہ دکھاؤ تو بہت اچھا ہو

بخش کر میری نگاہوں کو ضیاے کامل
اپنا دیدار کراؤ تو بہت اچھا ہو

بحرِ عصیاں میں پھنسی کشتیِ امت آقا
اسے ساحل سے لگاؤ تو بہت اچھا ہو

فائدہ کچھ نہیں دنیا کو منانے سے ندیمؔ
شاہ طیبہ کو مناؤ تو بہت اچھا ہو

☆☆☆☆☆

ردیف ہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آدم کا ہو جلوہ کہ براھیم کا جلوہ
آقا ہے ترے نور کی تقسیم کا جلوہ

گستاخ ترا تابع شیطان لعیں ہے
مومن کی نشانی تری تکریم کا جلوہ

وہ در ہے ترا اپنا ہو یا کوئی پرایا
بخشش میں نظر آتا ہے تعمیم کا جلوہ

وہ کردیں اشارہ تو پلٹ آئے ابھی خور
ہے ان کے اشارے میں بھی تحکیم کا جلوہ

حاضر تھے رسولانِ سلف اور خلف سب
اقصیٰ میں دکھا آپ کی تقدیم کا جلوہ

ہے ایک "خزیمہ" دو "گواہوں" کے برابر
دیکھے تو کوئی حکم میں ترمیم کا جلوہ

کرتے ہیں اشارہ جو شہنشاہ مدینہ
کنکر میں سما جاتا ہے تفہیم کا جلوہ

دربار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے ٹکڑے کے آگے
بیکار ہے دنیا کے زر و سیم کا جلوہ

پھر کیوں اسے ندیمؔ ان کو نہ دنیا کی خبر ہو
جن پر ہے عیاں نکتۂ "حٰم" کا جلوہ

☆☆☆☆☆

ﷺ

رب کے محبوب کا جس نے بھی ہے دیکھا چہرہ
بخدا روزِ جزا چمکے گا اس کا چہرہ

مصطفےٰ جانِ دو عالم کا ہے ایسا چہرہ
جس کے آگے ہے مہ و خور کا بھی پھیکا چہرہ

جس گھڑی آئے دو عالم کے نبی دنیا میں
کفر و الحاد کا پھر ہو گیا کالا چہرہ

ہو گی اشعار میں شیرینی ہوں عنوان اگر
ابر و بینی و چشم و لب، تلوہ، چہرہ

جن کے چہرے کا تصدق ہے جمالِ یوسف
قبر میں دیکھیں گے ہم لوگ بھی ان کا چہرہ

جس گھڑی روح مری، تن سے جدا ہونے لگے
ہو مرے سامنے سرکار کا، مولا! چہرہ

صاحب قرب دنیٰ شاہ مدینہ کا ندیمؔ
گیسو ہے ابر کرم، فیض کا دھارا چہرہ

☆☆☆☆☆

ﷺ

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسول اللہ
اگرچہ روٹھ جائے کل زمانہ یا رسول اللہ

جو ہو جائے تمہارا اک اشارہ یارسول اللہ
گیا سورج پلٹ آئے دوبارہ یارسول اللہ

کرم کیجے کرم کیجے خدارا یا رسول اللہ
مری قسمت کا بھی چمکے ستارہ یارسول اللہ

مدد کو جب بھی جس نے بھی پکارا یارسول اللہ
اسے تم نے دیا فورا سہارا یارسول اللہ

جہاں پر دائرہ تم نے بنایا یا رسول اللہ
وہیں مارا گیا دشمن تمہارا یارسول اللہ

نظر آیا نہ جب کوئی سہارا یارسول اللہ
خدا کے سامنے تم کو پکارا یا رسول اللہ

جہاں سے جس گھڑی میرا ہو جانا یا رسول اللہ
زباں پر جاری ہو کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

تمہارے در سے رخ جس نے بھی پھیرا یا رسول اللہ
پھرے گا ہر جگہ وہ مارا مارا یا رسول اللہ

ندیمؔ قادری کا ہے عقیدہ یا رسول اللہ
کہ تم ہو روضۂ اقدس میں زندہ یا رسول اللہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ کسی روز اے سرکار مدینہ
مجھ کو بھی عطا کیجیے دیدار مدینہ

جب چاہیں جسے چاہیں عطا کر دیں وہ جنت
مختار ہیں مختار ہیں مختار مدینہ

چوموں بھی انھیں اور ان آنکھوں میں بسا لوں
مل جائیں مقدر سے اگر خار مدینہ

چلتی ہے جہاں بھر میں بس ان کی ہی حکومت
کونین کے سردار ہیں سردار مدینہ

اس طرح نوازا ہے مدینے کو نبی نے
ہیں چھائے ہوئے دہر میں انوار مدینہ

میں مست رہوں اور مدینہ رہے دل میں
سرکار بنا دیں مجھے میخوار مدینہ

ملتی ہے جہاں بھیک زمانے کو برابر
دربار مدینہ ہے وہ دربار مدینہ

شرماتا ہے خورشید فلک دیکھ کے ان کو
روشن ہیں کچھ اس طرح سے مینار مدینہ

دنیا کی دواؤں سے وہ اچھے نہیں ہوتے
جو لوگ ہوا کرتے ہیں بیمار مدینہ

اس جاں کو نثار آپ پہ اس طرح کروں میں
جس طرح کیا کرتے تھے انصار مدینہ

دنیا کا ندیمؔ ایسا نہیں کوئی نظارہ
ہیں خلد نما دیکھیے گلزار مدینہ

☆☆☆☆☆

ﷺ

ہوے جو سرور عالم پہ جاں نثار نہ پوچھ
وہ کیسے کر گیے دریا کو پل میں پار نہ پوچھ

چڑھا جو مدحت سرکار کا خمار نہ پوچھ
دلِ تپیدہ کو کیسا ملا قرار نہ پوچھ

نبی کے ایک اشارے پہ جان دے دیتے
صحابہ کیسے تھے ان کے وفا شعار نہ پوچھ

جہاں پہ لاکھوں ملائک کی بھیڑ رہتی ہے
ہے کیسی شان کا طیبہ میں وہ مزار نہ پوچھ

وہاں پہنچ کے سبھی کو سکون ملتا ہے
ہے باد شہر نبی کتنی خوش گوار نہ پوچھ

ہو ان کا حکم تو دوڑے شجر، حجر بولے
حبیب خالق اکبر کا اختیار نہ پوچھ

جدائی ان کی سہے ہوں گے کیسے ان کے یار
کہ تھا جب استن حنانہ اشک بار نہ پوچھ

ہوا جو دست مبارک نبی کا مس اس سے
تو ایک شاخ ہوئی کتنی تیز دھار نہ پوچھ

دلھن لگائے تو نسلیں مہک اٹھیں اس کی
پسینہ شاہ کا کتنا ہے مشک بار نہ پوچھ

نبی کی شان میں گستاخیاں جو کرتے ہیں
وہ ہوں گے حشر میں کتنا ذلیل وخوار نہ پوچھ

طلب سے بڑھ کے دیا کرتے ہیں وہ سائل کو
کریم کتنے ہیں طیبہ کے تاجدار نہ پوچھ

ہیں سجدہ ریز حضورِ خدا وہ محشر میں
انھیں ہے چاہنے والوں سے کتنا پیار نہ پوچھ

ندیمؔ کتنی ملی ہے خوشی زمانے کو
جب آئے دہر میں محبوب کردگار نہ پوچھ

ﷺ

حمد خدا کے بعد درود و سلام لکھ
پھر مصطفےٰ کی نعت بصد احترام لکھ

پوچھے جو کوئی تجھ سے نبی کا مقام
توبعدِ خدا بزرگ نبی کا مقام لکھ

فضل و کرم سے اپنے خدایا نصیب میں
شہرِ رسولِ پاک میں میرا قیام لکھ

جس کے نصیب میں ہے غلامی رسول کی
شاہوں سے ہے وہ افضل واعلیٰ غلام لکھ

مخلوق ان کی چال کی گرویدہ ہوگئی
جس سمت بھی نکل گئے وہ خوش خرام لکھ

فصلِ بہار آگئی دور خزاں گیا
دنیا میں جب کہ آئے ہیں خیرالانام لکھ

پھر چھا گئی جہان میں ہر سمت روشنی
چمکا جب آمنہ کا وہ ماہ تمام لکھ

بے مثل ہیں جہان میں اصحاب ان کے اور
بعدِ نبی انھی کا ہے اونچا مقام لکھ

پھر کیوں نہ مانگے ان سے زمانہ کرم کی بھیک
جب کل جہاں ہے صدقۂ خیر الانام لکھ

سامانِ مغفرت جو تجھے چاہیے ندیمؔ
پھر نعتِ شاہ کون و مکاں صبح و شام لکھ

☆☆☆☆☆

ردیف ی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ساری امت کا رہبر ہمارا نبی
ذات رب کا ہے مظہر ہمارا نبی

سب سے بالا و برتر ہمارا نبی
جملہ نبیوں کا سرور ہمارا نبی

ساقیٔ جام کوثر ہمارا نبی
شافع روز محشر ہمارا نبی

نعمت رب اکبر ہمارا نبی
اعلیٰ اخلاق وخوشتر ہمارا نبی

فرش تا عرش ہے جس کے زیرنگیں
ہے وہ محبوب داور ہمارا نبی

ایسی قدرت خدا نے ہے بخشی اسے
شاخ کو کردے خنجر ہمارا نبی

جس کو بھی چاہے کر دے وہ فرماں روا
ایسا رکھتا ہے پاور ہمارا نبی

جس کی خوشبو سے مہکا ہے سارا جہاں
نازشِ مشک و عنبر ہمارا نبی

مضطرب دل کو مل جائے فوراً قرار
رکھ دے جو پائے اطہر ہمارا نبی

گرمیٔ حشر جس کا نہ کچھ کر سکے
ایسی رکھتا ہے چادر ہمارا نبی

کیوں زمانے کا خوف و خطر ہو ندیمؔ
جب ہے حامی و یاور ہمارا نبی

☆☆☆☆☆

ﷺ

دربار مصطفےٰ سے سنورتی ہے زندگی
تقویٰ شعاری ملتی ہے جاتی ہے گمرہی

عاشق مرے حضور کا ہوتا ہے جنتی
دشمن مرے حضور کا ہوتا ہے دوزخی

فضلِ خدا سے ایسے نبی کا ہوں امتی
"یارب ھب لی امتی" کہتا ہے جو نبی

مختارِ کائنات ﷺ نے جو بات بھی کہی
تائید اس کی رب نے ہے روحِ قدس سے کی

ملتی ہے غمزدوں کو جہاں پر ہر اک خوشی
دربارِ ہاشمی ہے وہ دربارِ ہاشمی

قلبی سکون کے لیے رٹتے رہو یہی
خیر النسا، حسین و حسن، مصطفےٰ، علی

بوبکر ہوں عمر ہوں کہ عثمان یا علی
اہلِ سنن کی نظروں میں ہیں محتشم سبھی

جن کا لقب ہے نورِ خدا اور ہاشمی
شمس و قمر کی ان سے ہی قائم ہے روشنی

ان پر درود مکھیاں پڑھتی ہیں شہد کی
اس طرح پیدا شہد میں ہوتی ہے چاشنی

سرکار! آرزو و تمنا ہے قلب کی
طیبہ نگر کی بخش دیں مجھ کو بھی حاضری

مولا! مجھے رضا سا دے اندازِ شاعری
کرتا رہوں میں شام و سحر مدحتِ نبی

حاصل ندیمؔ ہو مجھے بے انتہا خوشی
مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ ہو جو شاعری

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کبھی شہر مدینہ میں جو ہوگی حاضری اپنی
تو ہوگی کامیاب و کامراں پھر زندگی اپنی

ملا ہے صدقۂ پیزارِ سرکار مدینہ تو
بکھیرے پھر نہ کیوں یہ چاند ہر سو چاندنی اپنی

گل طیبہ گزر جاتا ہے جس گلشن سے بھی واللہ
نچھاور کرتا ہے گلشن خود اس پر دلکشی اپنی

حیاتِ جاویداں مل جائے گی تجھ کو مسلماں سن!
لٹا دے جانِ جاناں پر اگر تو زندگی اپنی

رضائے مصطفےٰ ہی جب رضائے رب تعالیٰ ہے
کریں پھر کیوں نہ ہم ان پر نچھاور ہر خوشی اپنی

کہیں گے "اذھبوا" کل انبیا جب روزِ محشر تو
کرائیں گے شفاعت پھر رسول ہاشمی اپنی

خدائے دو جہاں نے بخشی ہے مدحت سرائی جو
ندیمؔ قادری بیشک ہے یہ خوش قسمتی اپنی

☆☆☆☆☆

ردیف ے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب سے اونچا ہے کس کا عَلَم بولیے
اور فرشتے ہیں کس کے خَدَم بولیے

کس کی خاطر جھکا ہے حرم بولیے
کس کی آمد پہ اوندھے صنم بولیے

جن کی آنکھیں ہیں "مَا زَاغْ" رخ "وَالضُّحٰی"
ان کی "زلفوں" کو "ابر کرم" بولیے

جن کی ذات مقدس ہے جانِ جہاں
ان کی الفت کو بابِ ارم بولیے

نور ایماں عطا کرکے انسان کو
کس نے بخشے ہیں جاہ و حشم بولیے

کس پہ نازل کیا رب نے قرآن پاک
کس کو کہتے ہیں شاہِ امم بولیے

کس کے دیوانے ہیں وہ اویس و بلال
کس نے ان کو کیا محتشم بولیے

کس کے ماتھے شفاعت کا سہرا ہے اور
کون ہے قاسمِ کل نِعَم بولیے

مشکلیں دور ہو جائیں گی سب ندیمؔ
یا نبی یا نبی دم بہ دم بولیے

☆☆☆☆☆

ﷺ

عرش کس کے ہے زیرِ قدم بولیے
کون ہے تاجدارِ حرم بولیے

جن کے صدقے بنا ہے یہ سارا جہاں
ان کی الفت کو بابِ ارم بولیے

فرش سے عرش ہوتے ہوئے لامکاں
بس گئے ہیں شفیعِ امم بولیے

وہ نبی جو کہ ”نورِ علی نور“ ہے
ہے اسی کی حکومت اتم بولیے

جب ہے میرا نبی دافعِ ہر بلا
کیوں ہو پھر مجھ کو رنج و الم بولیے

جو پلایا ہے آقا نے اصحاب کو
جامِ وحدت ہے مت جامِ جم بولیے

اپنے بیگانے سب کے لیے اے ندیمؔ
عام کس کا ہے جود و کرم بولیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(م)مدح آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دم بہ دم کیجے
(ح)حاصل اللہ سے ارم کیجے

(م)مٹ کے آقا پہ خود کو دنیا میں
(م)محترم اور محتشم کیجے

(د)دیدِ طیبہ کی ہے للک مجھ میں
(ن)نورِ ربِ عُلا کرم کیجے

(د)دہر کے رنج و غم ہیں دامن گیر
(ی)یا نبی! دور رنج و غم کیجے

(م)مشکلیں آپ پر جب آئیں تو
(ر)رٹ کے نام ان کا خود پہ دم کیجے

(ض)ضامن آقا ہیں عاصیوں کے ندیمؔ
(ا)اس لیے حشر کا نہ غم کیجے

☆☆☆☆☆